اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۴۳۵

الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۔۔۔

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳ عہ

نمبر ۵ | مورخہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۸ جولائی کو خطبہ جمعہ پڑھایا جس میں نوجوانانِ جماعت کو مخاطب فرمایا۔ ۹ جولائی کی صبح بذریعہ موٹر ڈلہوزی تشریف لے گئے۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن کے اہل و عیال قادیان آ گئے ہیں۔ آپ چند روز کے لئے شملہ تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب نے بحالی صحت کے لئے چار ماہ کی رخصت لی ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت دے۔

مقامی انصار اللہ کا دوسرا تبلیغی وفد جس میں دس اصحاب شامل تھے ۹ جولائی کو علاقہ بیٹ میں تبلیغ کے لئے روانہ کیا گیا۔

مہاشہ محمد عمر صاحب ماہلپور ضلع جالندھر۔ اور مولوی عبدالاحد صاحب ضلع ڈیرہ غازی خاں کے جلسوں پر بھیجے گئے۔

کشمیر کے مشہور لیڈر شیخ محمد عبداللہ صاحب سے نمائندہ "الفضل" کی ملاقات

معاملاتِ کشمیر پر اظہارِ خیالات

گرفتاروں کی رہائی کی ضرورت

"الفضل" کے نمائندہ نے کشمیر کے مشہور اور ہر دلعزیز لیڈر شیخ محمد عبداللہ صاحب ایم۔ ایس۔ سی سے جو دو دن کے لئے لاہور تشریف لائے تھے۔ انٹرویو کیا۔ آپ کا خیال ہے۔ کہ فضا کو درست کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان تمام لوگوں کو فوراً رہا کر دیا جائے۔ جن پر اس وقت مختلف مقدمات چلائے جا رہے ہیں۔ اس وقت بیسیوں لوگ جو کہ پہلے ہی شورش کے ایام میں سخت مصائب کا شکار ہو چکے ہیں دیہات سے اپنے مقدمات وغیرہ کی پیروی کے لئے پیدل چل کر سری نگر آتے ہیں۔ ان میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہوتی ہے۔ جن کو کھانے کے لئے بھی کچھ نہیں ملتا۔ ان کو دیکھ کر کوئی سنگدل سے سنگدل آدمی بھی ایسا نہ ہوگا۔ جسے اُن پر رحم نہ آتا ہو۔ پس ایسے لوگوں کو مقدمات سے نجات دینا یقیناً فضا میں خوشگوار تبدیلی پیدا کر دے گا۔ آپ نے اس امر کی طرف ذمہ دار افسران کو توجہ دلائی ہے جس پر وہ ہمدردانہ غور کر رہے ہیں۔

وزیرِ اعظم اور دُوسرے وزراء کا رویّہ

مسٹر کالون اور دُوسرے وزراء کے رویّہ کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اُن کا رویّہ نہایت ہمدردانہ ہے۔ گو اصلاحات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ابھی تک کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھایا گیا۔ اگر ان کی ہمدردی صداقت پر مبنی ہوگی۔ تو امید ہے کہ اس کے نہایت اچھے نتائج رونما ہونگے۔ آپ نے فرمایا۔ ہم اصلاحات کے نفاذ کا نہایت بے تابی۔ مگر صبر کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں

سب سے اہم بات

شیخ صاحب نے فرمایا۔ ان کے پروگرام میں اس وقت سب سے اہم بات کشمیر کے مسلمانوں میں تعلیم کا رواج دینا ہے۔ اس کے متعلق آپ ایک ٹرسٹ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور ان کا ارادہ ہے۔ کہ جب کم از کم ایک لاکھ کا سرمایہ جمع ہو جائے۔ تو اس فنڈ سے غریب اور مستحق طلبار کو وظائف دے کر تعلیم دلائی جائے۔ اس کے متعلق مکمل سکیم آپ بعد میں شائع کریں گے ؏

گلینسی رپورٹ

گلینسی کمیشن کی رپورٹوں کے متعلق آپ نے فرمایا۔ اس کے متعلق ابھی میں قطعی رائے نہیں دے سکتا۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ مسلمانان جموں وکشمیر کے نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد کروں تاکہ تمام مسلمانوں کی اس کے متعلق رائے معلوم ہو سکے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم حکومت سے تعاون کے لئے ہر وقت تیار ہیں ؏

مسلمانانِ کشمیر میں اتحاد

لیڈر کشمیر نے بیان فرمایا۔ کہ خدا کے فضل سے کشمیر میں تمام مسلمان چاہے۔ وہ سُنی ہوں یا شیعہ۔ احمدی ہوں یا حنفی سب مل کر کام کر رہے ہیں۔ سوائے چند خود پرست لوگوں کے۔ جو محض نفسانی اغراض کی وجہ سے افتراق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ایسے لوگوں کی تعداد نہائت قلیل ہے۔ جموں وکشمیر کے مُسلمان مذہبی دنگل میں نہیں کھیلنا چاہتے۔ بلکہ فروعات کو ایک طرف رکھکر قومی بہتری کے لئے متحدہ کوشش کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہمیں اُمید ہے۔ کہ ہندوستان کے مُسلمان بھائی ہمارے اس اصول پر کاربندرہ کر ہمارے ساتھ تعاون کریں گے۔ میرے خیال میں مُسلمانانِ عالم کی ذلت کا سب سے بڑا اور مہلک سبب فرقہ وارانہ جھگڑا ہے۔ مُسلمانوں نے وَلَا تَفَرَّقُوا کے زرّیں اصول کو چھوڑ دیا۔ اور آپس میں ہی لڑنا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ دوسری اقوام نے ہماری آپس کی لڑائیوں سے فائدہ اٹھایا۔ اور ہم اپنے سلف صالحین کا وقار کھو بیٹھے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کی کامیابی کا ذریعہ یہی ہوسکتا ہے۔ کہ وُہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ کے اصل پر کاربند رہ کر اپنی قوم کی تنظیم کریں۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کا خدائی وعدہ پھر دوبارہ پورا نہ ہو۔ جس خدا تعالےٰ [illegible]

اور انہیں متحد ہو کر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے ؏

احرار

جب آپ سے دریافت کیا گیا۔ کہ احرار اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ احرار کے متعلق میرے خیال میں جہاں تک عام پبلک کا تعلق ہے۔ انہوں نے محض اہل کشمیر کی خاطر بہت قربانیاں کی ہیں۔ مگر ذمہ دار کارکنان کا طرزِ عمل میرے خیال میں صحیح نہیں رہا۔ اگر وُہ ہمارے مشورہ سے کام کرتے تو زیادہ مفید ثابت ہوتے۔ اور آئندہ کے واسطے ہندوستان کے لئے بھی ایک مفید باڈی قائم ہو جاتی ؏

آل انڈیا کشمیر کمیٹی

آپ نے فرمایا۔ ہم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے از حد ممنون ہیں جس نے مظلومین کشمیر کو ہر قسم کی امداد بہم پہونچائی۔ اس کے ممبروں کی ان تھک کوششوں نے مسلمانان کشمیر کو اپنے احسان سے ہمیشہ کے لئے زیر بار کر دیا خصوصیت کے ساتھ صدرِ محترم آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور سکرٹری کا ہم تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے باوجود رنگا رنگ کی مُشکلات کے اپنی کوششوں کو جاری رکھا۔ خداوند کریم ان کو اجر عظیم دے۔ اور آئندہ بھی ہم مظلوموں کی امداد کی توفیق عطا فرمائے ؏

اخبارِ احمدیہ

ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن لاہور کا جلسہ

ینگ مین احمدیہ

ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام ایک شاندار جلسہ بصدارت جسٹس سرعبدالقادر اسلامیہ کالج ہال میں بروز ہفتہ منعقد ہُوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت خوانی کے بعد ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی اے نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات پر ایک محققانہ تقریر کی۔ جس کے دَوران میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات اخلاقی۔ مذہبی اور مادی دُنیا پر بیان کئے ؏

اختتام تقریر پر جناب شیخ نیاز علی صاحب ایڈووکیٹ نے فرمایا۔ مبارک ہیں۔ وُہ جو ایسے مبارک موضوع پر تقریر سننے کے لئے آتے ہیں۔ اور مبارک ہیں وُہ جو ایسے اجتماع کا انتظام کرتے ہیں ؏

اس کے بعد صاحبِ صدر نے تقریر کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا۔ آج کل لاہور میں سینما ہال مُسلمانوں سے پُر ہوتے ہیں۔ کیونکہ وُہ رسولِ پاکؐ کے اسوہ حسنہ سے قطعاً ناواقف ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس قسم کے جلسے وقتاً فوقتاً منعقد ہوتے رہا کریں ؏

جلسہ بخیر وخوبی ڈیڑھ گھنٹے کے بعد ختم ہُوا۔ سکرٹری بشیر احمد صاحب

کے علاوہ مسٹر عبد الرؤف۔ سعید احمدؐ اور نذیر احمد بھی قابلِ شکریہ ہیں۔ جنہوں نے انتظام جلسہ میں قابل تعریف امداد دی ؏

خاکسار سید محمود احمد بی اے پریذیڈنٹ ایسوسی ایشن

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میری اہلیہ تقریباً تین ماہ سے بیمار ہے۔ احباب دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جلد صحت بخشے۔ خاکسار فضل کریم علی حیدر آباد دکن ؏

۲۔ خاکسار ۲ سال سے گُردہ کی بیماری میں مبتلا ہے احباب صحت کے لئے دُعا کریں ؏ خاکسار محمد شفیع وٹرنری اسسٹنٹ ٹجرانوالہ

۳۔ میری والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبد المومن خان احمدی کاٹھ گڑھ

۴۔ احباب کرام میرے فرزند ڈاکٹر غلام احمدؐ کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں فرمائیں۔ جو سرکاری وظیفہ پر لنڈن ایم۔آر۔سی۔پی امتحان کے لئے گیا ہُوا ہے۔ امتحان اسی ماہ میں ہونے والا ہے۔ خاکسار نیاز محمد سب انسپکٹر پولیس دادو ؏

۵۔ قارئین الفضل دعا فرمائیں۔ کہ ننکانہ (ضلع شیخوپورہ) میں احمدی مخلصین کی ایک مستقل جماعت پیدا ہو جائے۔ خاکسار محمد ابراہیم

۶۔ میں اس وقت سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ دُور فرمائے۔ نیز تبلیغ کے لئے چند کتب کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب کارِ ثواب کے لئے خرید کر میرے نام روانہ کر دیں۔ ۱۔ تفہیمات ربانیہ۔ ۲۔ ازالہ اوہام۔ ۳۔ آئینہ صداقت۔ ۴۔ تحفہ گولڑویہ۔ ۵۔ حقیقۃ الوحی ؏ محمد صدیق احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ جلال پور جٹاں ضلع گجرات ؏

الفضل مُفت

چوہدری علی اکبر صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس مقام منڈی بہاء الدین (گجرات) سے اپنے ہاں تولد فرزند نرینہ کی بشارت دیتے ہیں۔ اور تین ماہ کے لئے کسی حاجت مند کے نام الفضل مُفت جاری کرنے کی اجازت دیتے ہوئے ملتجی ہیں۔ کہ احباب مولود کی درازی عمر وصحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالےٰ اسے خادمِ دین بنائے۔ آمین۔ (منیجر)

گم شُدہ بھائی کی تلاش

میرا بھائی مسمی رشید احمد بی۔اے عمر تقریباً ۲۳ سال رنگ گندمی۔ قد میانہ۔ طبیعت سادہ۔ عرصہ تین ماہ سے گم ہے والدین بے حد پریشان ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ لگے۔ تو عاجز کو مطلع فرمائیں۔ خاکسار۔ (راجہ) عبد الحمید احمدی از کہوٹہ سٹوڈنٹ گارڈن مشن کالج راولپنڈی ؏

جالندھر شہر میں جلسہ

۲۳-۲۴-جولائی ۱۹۳۲ء کو جماعت احمدیہ جالندھر شہر کا تبلیغی جلسہ ہوگا۔ تمام انصار اللہ اور جماعت ہائے احمدیہ ضلع ممبر کو اس جلسہ کے کامیاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

28

آل انڈیا مسلم کانفرنس میں افسوسناک اختلاف

اختلاف کو جلد سے جلد دور کرنے کی مخلصانہ کوشش کی جائے

ایسے نازک وقت میں جبکہ سیاسی حقوق اور مفاد کے لحاظ سے مسلمانان ہند امید وبیم کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ جبکہ مخالف طاقتیں ان کے گلے میں اپنی غلامی کا پھندا ڈالے رکھنے کے لئے پوری سرگرمی کا اظہار کر رہی ہیں۔ اور اسی سلسلہ میں ان کی کوشش یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں اختلاف اور تفرقہ پیدا کرکے انہیں کمزور کر دیں۔ ان کی جد وجہد کو غیر مؤثر بنا دیں۔ اور ان کی تگ ودو کو ناکام کر دیں۔ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے ممبروں میں کانفرنس کے ایگزیکٹو بورڈ کے جلسہ کو ملتوی کر دینے پر پھوٹ کا پڑ جانا نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسلمان لیڈروں سے اتفاق واتحاد اور مل کر کام کرنے کے لئے جو اپیل شائع کی ہے۔ اس کی طرف ارکان کانفرنس کا توجہ کرنا بہت ضروری ہے:۔

مسلمانوں کی واحد سیاسی نمائندہ جماعت

آل پارٹیز مسلم کانفرنس ہی اس وقت مسلمانوں کی واحد سیاسی نمائندہ جماعت ہے۔ اور یہ اس لئے معرض وجود میں آئی کہ مسلمانوں کے حقوق ومفاد کے متعلق متحدہ جد وجہد کرے۔ اس سے قبل جو جماعتیں کام کر رہی تھیں۔ وہ نہ صرف افتراق وانشقاق کا شکار ہو چکی تھیں۔ بلکہ ان میں سے ہر ایک کا حلقۂ عمل بہت محدود تھا اور ان میں سے کسی ایک میں بھی تمام مسلمانوں کا جمع ہونا مشکل تھا۔ ادھر ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف متحدہ محاذ قائم کر رکھا تھا اس حالت میں اس امر کی شدید ضرورت تھی۔ کہ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کو متحد کیا جائے۔ اور ان کی طرف سے جو آواز بلند ہو۔ وہ متفقہ ہو۔ اس غرض کے لئے آل پارٹیز مسلم کانفرنس قائم کی گئی۔ اور ہر خیال کے مسلمانوں نے اس میں شرکت اختیار کرکے اسے تمام مسلمانوں کی نمائندہ جماعت کی حیثیت دے دی۔ اور حقوق کے متعلق مسلمانوں کی آواز متحد ہو کر بلند ہونے لگی۔ یہ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا اتنا بڑا کارنامہ ہے۔ کہ ہر مسلمان کو اس کے لئے کانفرنس کو خراج تحسین ادا کرنا چاہیئے۔ اور اس کے ممبروں کا شکر گزار ہونا چاہیئے:۔

رنجیدہ امر

ان حالات میں جبکہ مسلمانانِ ہند کی تمام سیاسی اور ملکی توقعات مسلم کانفرنس سے وابستہ ہیں۔ اور اسے مسلمانوں کی نمائندہ جماعت سمجھا جاتا ہے۔ اس میں اختلاف کا رونما ہونا۔ اور اس کا یک لخت اس حد تک بڑھ جانا کہ مولانا شفیع داؤدی نے سکرٹری شپ سے استعفیٰ دے دیا۔ اور ایک نئی پارٹی کانفرنس کی مخالفت کے لئے عمل میں لائی گئی۔ نہایت ہی افسوسناک اور رنج دہ امر ہے۔ کیونکہ اس طرح آپس میں کشمکش پیدا ہو جانے کی وجہ سے اس مقصد اور مدعا کو سخت نقصان پہنچیگا۔ جسے پیش نظر رکھ کر مسلم کانفرنس وجود پذیر ہوئی تھی۔ جسے اس کے معزز ارکان نے نہایت نازک سے نازک مواقع پر ہمیشہ مد نظر رکھتے ہوئے آپس میں کامل اتحاد واتفاق کا ثبوت دیا۔ اور جس کے پورا ہونے کا آخری وقت بالکل قریب آگیا ہے

حکومت کا تکلیف دہ رویّہ

اس میں شک نہیں کہ حکومت کی طرف سے فرقہ وارانہ معاملات کے تصفیہ کو التوا میں ڈالتے جانا مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ ہے۔ اور اس نے مسلم کانفرنس کی پوزیشن کو جس نے حکومت کو بار بار موقعہ دیا۔ اور جس نے مسلمانوں کے حقوق ومفاد کی حفاظت کے لئے براہ راست کارروائی کا انحصار حکومت کے فیصلہ پر رکھا۔ نہایت نازک بنا دیا ہے۔ وہ ایک طرف تو ان غیروں کے طعن وتشنیع کا ہدف بنی ہوئی ہے۔ جن کی غرض یہ ہے۔ کہ اس نمائندہ جماعت کی قدر وقیمت مسلمانوں کی نظر سے گرا دیں۔ اور اس طرح اس کی کوششوں کو ناکام بنا کر مسلمانوں کے حقوق میں آزادانہ دست برد کر سکیں۔ اور دوسری طرف ان اپنوں کے اعتراضات کی بوچھاڑ اس پر ہو رہی ہے۔ جن میں سے بعض تو اغیار کا آلۂ کار بنے ہوئے ہیں۔ اور بعض حکومت کے رویہ سے مایوس ہو کر اپنے حقوق کو خطرہ میں خیال کر رہے ہیں۔ ان دو طرفہ مشکلات میں گھرے ہوئے ہونے کی وجہ سے کانفرنس نہایت نازک مرحلہ میں سے گزر رہی ہے تاہم حزم واحتیاط۔ دور اندیشی اور قومی مفاد کا تقاضا یہی ہے۔ کہ ہر قدم پھونک پھونک کر رکھا جائے۔ اور آپس کے اتحاد واتفاق کو سب امور پر مقدم قرار دیا جائے۔ کہ ساری کامیابی کا انحصار اسی پر ہے:۔

مسلمانوں کو مشورہ

انہی وجوہات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تمام ارکان کانفرنس سے جو اپیل کی ہے۔ اس میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ

"مسلمانوں کے لئے بے حد نازک موقعہ ہے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ بجائے اس کے کہ کوئی نئی پارٹی بنا کر مسلم مفاد کو نقصان پہونچایا جائے۔ متحد ہو کر کام کریں"

غرض اتحاد سب سے ضروری چیز ہے۔ اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے خواہ اس حفاظت کی ضرورت برادرانِ وطن کی چیرہ دستیوں سے پیدا ہو۔ خواہ حکومت کی سہل انگاری اور عدم توجہی کی وجہ سے لاحق ہوئی صورت میں ممکن ہے۔ جب مسلمان آپس میں متحد ہوں:۔

اختلاف دور کرنے کا موقعہ

اگرچہ مسلم کانفرنس کے بعض ارکان نے ۳۔ جولائی کو الہ آباد میں ایک جلسہ کرکے کانفرنس کے ایگزیکٹو بورڈ کے جلسہ کے التوا کے خلاف اظہار خیالات کرتے ہوئے ایک علیحدہ پارٹی بنانے کا اعلان کیا ہے۔ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر جو قرارداد پاس کی گئی ہے۔ اس میں نہ صرف صدر کانفرنس کے متعلق سخت الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ بلکہ خواہ مخواہ بدظنی سے بھی کام لیا گیا ہے۔ تاہم ابھی موقعہ ہے۔ کہ اس اختلاف کو دور کر دیا جائے۔ اور مسلمانوں کی طاقت کو آپس کی کشمکش میں صرف ہونے سے بچا کر اصل مقصد اور مدعا کے حصول کے لئے وقف کر دیا جائے:۔

نئی پارٹی کی شرطیہ قرارداد

ایگزکٹو بورڈ کے جلسہ کے التوا سے اختلاف کرنے والوں نے قرارداد پاس کی ہے۔ اس میں اپنی جدید پارٹی کے قیام کو اس شرط سے مشروط کیا ہے۔ کہ سکرٹری صاحب کانفرنس بلا توجہ کسی مزید تاخیر کے کانفرنس کی مجلس انتظامیہ کا اجلاس طلب کریں جو لاہور کانفرنس کے مجوزہ پروگرام پر عمل درآمد کرنیکے متعلق تجاویز پر غور کیا جا سکے۔ اگر لاہور کانفرنس کے اعلان کے مطابق دو ہفتہ کے اندر اندر مجلس انتظامیہ کا جلسہ منعقد نہ کیا گیا۔ تو یہ پارٹی اپنے مجوزہ پروگرام نافذ کرے گی:۔

صدر کانفرنس کی خواہش

اس کے ساتھ ہی کانفرنس کے صدر محترم بھی یہ خواہش رکھتے ہیں۔ کہ ارکان کانفرنس کی اکثریت کی خواہش کے مطابق اور جن حالات کی بنا پر انہوں نے اگزیکٹو بورڈ کے جلسہ کے التوا کا مشورہ دیا ان پر بھی غور کر لیا جائے۔ صدر موصوف نے اپنے تازہ بیان میں التوا کے مشورہ کو نہ صرف اس بنا پر صحیح قرار دیا ہے۔ کہ ارکان کی اکثریت کا یہ مطالبہ تھا۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس منعقدہ شملہ میں سکرٹری کو اختیار دیا گیا تھا۔ کہ ۳۰۔ جولائی تک فرقہ وارانہ تصفیہ کے اعلان کی اگر کوئی توقع نہ ہو۔ تو وہ بورڈ کے اجلاس کو ملتوی کر دیں۔

اختلاف دور کرنے کا طریق

بہرحال جلسہ کو ملتوی کرنے والے ارکان کو اپنے دلائل اور وجوہات کی معقولیت کا یقین ہے۔ اور جن اصحاب کے نزدیک التوا درست نہیں۔ وہ اپنی وجوہات پر اعتماد رکھتے ہیں۔ اس صورت میں بہترین طریق یہ ہے۔ کہ تمام اصحاب اکٹھے ہو کر ایک دوسرے کے سامنے اپنے دلائل پیش کریں۔ اور پھر متفقہ طور پر یا کثرت رائے سے جو تصفیہ ہو۔ اس پر عمل کیا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ مولانا داؤدی صاحب اپنا استعفےٰ فوراً واپس لے لیں۔ اور صدر صاحب سے مل کر جلد سے جلد کانفرنس کی مجلس انتظامیہ کا اجلاس منعقد کرنے کا انتظام کریں۔ اس اجلاس میں ناگوار امور کو قطعاً زیر بحث نہ لایا جائے۔ بلکہ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مشورہ دیا ہے۔ بورڈ کا منعقد کرنے یا نہ کرنے اور سالانہ اجلاس میں تجویز کردہ پروگرام کو اس وقت عمل میں لانے یا نہ لانے پر گفتگو ہو۔ اور جس امر پر ارکان کا اتحاد ہو جائے یا جس کے حق میں اکثریت ہو۔ اس پر عمل کیا جائے۔

ہمارے خیال میں اس طرح اس اختلاف کا نہایت آسانی کے ساتھ تصفیہ ہو سکتا ہے۔ جو بدقسمتی سے کانفرنس میں پیدا ہو گیا ہے اور مسلمان پہلے کی طرح اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے متحدہ اور متفقہ جدوجہد کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں جس کی بے حد ضرورت ہے۔

خلافِ اسلام پردہ

عورتوں کو ووٹ دینے کا حق دینے کے سلسلہ میں ہم نے لکھا تھا:-

مسلمانوں نے پردہ کے متعلق غلط اور اسلام کے منشاء کے خلاف مفہوم ذہن میں رکھ کر عورتوں کو موجودہ زمانہ سے تعلق رکھنے والی تعلیم سے محروم رکھنا چاہا۔ اور اس کے لئے بڑا زور لگایا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ یہ کہ ایک طرف مسلمان تعلیمی میدان میں بہت پیچھے رہ گئے۔ دوسری طرف ان عورتوں کو نہیں موقعہ مل سکا۔ پردہ کے متعلق ضروری حدود کو بھی نظر انداز کر دیا گیا۔ اگر مسلمان اسلامی پردہ کے ساتھ عورتوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرتے۔ اور یہ ثابت کر دیتے۔ کہ اسلام نے پردہ کا جو حکم دیا ہے وہ عورتوں کی ذہنی۔ دماغی اور تعلیمی ترقی میں قطعاً روک ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور یہ محال نہ تھا۔ تو پردہ کے خلاف مسلمان عورتوں میں قطعاً وہ جذبہ نہ پایا جاتا۔ جو بعض حلقوں میں اب موجود ہے۔ اسی طرح اب اگر مسلمان خواتین کو حق نیابت سے محروم رکھنے کی کوشش کی گئی۔ تو نتیجہ یہ ہو گا کہ مذہب کے متعلق ان کے دلوں میں جذبۂ حقارت بہت وسعت اختیار کرے گا۔"

ان سطور کا حوالہ دیتا ہوا "ملاپ" (۲۹۔ جون) لکھتا ہے:-

"مسلمانوں کے سب سے زیادہ تعلیم یافتہ طبقہ یعنی احمدیوں کے اخبار الفضل نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔ کہ مسلمان عورتوں میں پردے کے خلاف جذبہ بڑھ رہا ہے۔ بڑھے بھی کیوں نہ بھلا اس تہذیب کے زمانہ میں جب ہر آدمی آزاد ہونا چاہتا ہے۔ عورتوں کو پردہ کی چار دیواری کے اندر قید رکھنا یہ کہاں کی انسانیت ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ احمدیہ جماعت کے ذمہ دار اصحاب جہاں مسلمانوں کو تعلیمی میدان میں آگے لے جانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ وہاں مسلمان عورتوں کو پردے سے نجات دلانے کی کوشش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔"

جماعت کی تعلیمی ترقی اور مسلمانوں کو تعلیمی میدان میں آگے لے جانے کی کوشش کے اعتراف پر "ملاپ" کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ہم یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام نے جس پردہ کا حکم دیا ہے۔ وہ فطرت کی پاکیزگی کو قائم رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور اسلام قطعاً ایسے پردہ کا حکم نہیں دیتا۔ جو عورتوں کی جائز آزادی۔ ان کی تعلیم و تربیت اور ان کی صحت و تندرستی میں حائل ہو۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ انشاء اللہ بہت جلد مسلمان خواتین ایسے پردہ سے آزاد ہو سکیں گی جس کا اسلام نے حکم نہیں دیا۔ بلکہ جو لوگوں کی جہالت اور دقیانوسی توہمات کا نتیجہ ہے۔

بمبئی میں دوبارہ فسادات

بمبئی میں فسادات کی آگ جو کئی دنوں تک بھڑکتی رہی تھی۔ ایک دفعہ بجھنے کے بعد دوبارہ شعلہ زن ہو چکی ہے۔ اور قانون شکنی کی تحریک کو چلانے والوں اور تشدد کی حمایت کرنے والوں نے ہندوؤں میں بے گناہوں کے کشت و خون کا جو جذبہ پیدا کر دیا ہے۔ وہ رنگ لا رہا ہے۔ ہندوؤں نے پے بہ پے نہ صرف غافل۔ اور بے قصور مسلمانوں پر خواہ مخواہ حملے کئے۔ بلکہ وحشت و درندگی کو انتہا تک پہنچا دیا۔ مسلمانوں کے جنازہ پر سخت سنگ باری کی۔ مسجدوں پر پتھر برسائے۔ حتیٰ کہ راہ چلتی مسلمان خواتین پر تیزاب ڈال کر انہیں شدید طور پر مجروح کر دیا۔ غرض مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں شرارت و کمینگی کو انتہا تک پہنچا دیا۔ اور بعض مقامات میں پولیس اور فوج کی موجودگی میں ہندوؤں نے حد سے زیادہ تشدد روا رکھا۔

کہا جاتا ہے۔ ہندوؤں نے پہلے فسادات سے اچھی طرح سیر نہ ہونے کی وجہ سے ان سرمایہ دار لوگوں کی شہ پر جن کی طرف سے کانگرس کو بہت بڑی مالی امداد ملتی ہے۔ اور جن کی پشت پر کانگرس کا ہاتھ ہے۔ دوبارہ فسادات شروع کئے ہیں۔ حکومت کو فسادات کی وجوہات کا پتہ لگانے اور ان کی تہ میں کام کرنے والے لوگوں کو معلوم کرنے کے لئے انتہائی کوشش سے کام لینا چاہیئے۔ اور مظلوم مسلمانوں کو ہندوؤں کی ستم رانیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

اخبار "مدینہ" اور اسلامی رواداری

معاصر "مدینہ" بجنور کے ہمہ دان ایڈیٹر صاحب جن کی خدمت میں "الفضل" ہفتہ میں تین بار حاضر ہوتا ہے۔ "الفضل" کو "سیاسی مباحث کے اعتبارات سے ہمیشہ سے خارج از بحث اور مرفوع القلم" قرار دیتے ہیں۔ لیکن سیاسی مباحث تو الگ رہے "الفضل" کے متعلق ہی ان کی واقفیت کا یہ عالم ہے۔ کہ اسے "سہ روزہ معاصر" لکھتے ہیں۔ اور دماغی افلاس اس قدر بڑھا ہوا ہے۔ کہ "الفضل" کے جس نوٹ کے خلاف خامہ فرسائی کرنے بیٹھے۔ اسی کا عنوان اچک لیا۔ حالانکہ جو کچھ انہوں نے لکھا۔ اس کا اس عنوان سے کوئی تعلق ظاہر نہیں ہوتا۔

ہم نے "مدینہ" کے ایک نوٹ کے متعلق جس کا مطلب اسی کے الفاظ میں یہ تھا۔ کہ "اسلام جس وسعت اخلاق اور رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔ اس کو ہمارے بعض رہنما ملحوظ نہیں رکھتے۔ بلکہ وہ محض انتقامی جذبات سے متاثر ہو کر غیر مسلم اقوام کی تعصب پروری اور تنگ نظری کی تقلید کرتے ہیں۔" لکھا تھا کہ

"قابل دریافت یہ امر ہے۔ کہ خود "مدینہ" کی نظر کہاں تک اسلام کی رواداری اور روا داری وسیع الاخلاقی پر قائم رہتی ہے۔ اور وہ مسلمان کہلانے والوں۔ مسلمانوں کی خاطر جانی و مالی قربانیاں کرنے والوں۔ مسلمانوں کے نفع و نقصان میں اپنے آپ کو شریک سمجھنے والوں کے متعلق کس حد تک وسیع الاخلاقی کا ثبوت دیتا ہے۔ کیا اس کی تشریح کی ضرورت ہے۔"

اس سوال کا جو چند سطری جواب معاصر موصوف نے دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک ہی سانس میں "الفضل" کو "تنگ صحافت"۔ "ہمدردی کا نقارہ مناد مسیح کی بلند یوں سے بجانے والا"۔ "الفضلہ"۔ "الفضل نام رکھنے کے باعث صرف فضول گوئی کا عادی"۔ "مقالہ نگار کا دماغ خراب ہو گیا ہے" کہہ دیا ہے۔

ہم ممنون ہیں۔ کہ "مدینہ" نے ہمارے لئے اس تشریح کی ضرورت باقی نہیں رہنے دی جس کی طرف ہم نے اپنے مندرجہ بالا الفاظ میں اشارہ کیا تھا۔ اور اپنے متعلق "اسلام کی رواداری اور روا داری وسیع الاخلاقی" کا تازہ بتازہ ثبوت بہم پہنچا دیا ہے۔ اب ہر شخص بآسانی اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ بات بات پر جس اخبار کا شیوہ بد اخلاقی۔ بدگوئی۔ اور بد زبانی کرنا ہو "اسلام

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت

پر

اولیائے اُمّت کی شہادتیں

(۱)

اللہ تعالیٰ جب دنیا کی ہدایت کے لئے کوئی مامور و مرسل بھیجتا ہے۔ تو اس کے آنے سے قبل سعید الفطرت لوگوں کے قلوب کو اس کی قبولیت کے لئے تیار کرنے کی خاطر ایسے لوگوں سے جنہیں عوام کا اعتماد حاصل ہوتا ہے جنہیں لوگ نیک اور پارسا سمجھتے ہیں۔ ایسی پیشگوئیاں کرا دیتا۔ اور ایسی علامات بیان کرواتا ہے۔ جو وقت پر پوری ہو کر لوگوں کیلئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنتی ہیں۔

رسولِ کریم کی بعثت

مثال کے طور پر دیکھئے۔ اگرچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کی خبر انبیائے سابقین کے ذریعہ مل چکی تھی۔ اور تورات انجیل اس امر پر شاہد تھیں۔ کہ خطۂ عرب میں ایک عظیم الشان رسول مبعوث ہوگا۔ تاہم آپکی بعثت کے قریب کے زمانہ میں عرب میں ایسے لوگ پیدا ہوگئے جنہوں نے خبر دی۔ کہ اب وہ موعود نبی بہت جلد ظاہر ہونے والا ہے۔ اس پر اہل عرب چشم براہ ہو گئے۔ کہ وہ کب آتا ہے۔ یہود اور نصاریٰ اپنی اپنی جگہ اس کا انتظار کرنے لگے۔ مگر جب الٰہی وعدوں کے مطابق آپ کا ظہور ہوگیا۔ تو انہی لوگوں کو آپ کی شناخت کا شرف حاصل ہوا۔ جن میں سعادت تھی۔ اور جو خدا تعالیٰ کے نشانات کو دیکھنے کی اہلیت رکھتے تھے۔ باقی لوگ منکر ہوگئے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اس امر کا ذکر کرتا ہوا فرماتا ہے۔ فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ۔ کہ جب وہ نبی ان کے پاس آگیا۔ جسے وہ علامات کے ذریعہ پہچانتے تھے۔ تو بغض کی وجہ اس کا انکار کر دیا۔

مامور کی بعثت سے قبل اس کے متعلق پیشگوئیاں

غرض اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی تائید کے لئے جو بیشمار آسمانی نشانات نازل فرماتا ہے۔ ان میں سے ایک طریق اثباتِ حقانیت کا یہ بھی اختیار فرماتا ہے کہ رسول اور نبی کی بعثت سے قبل خاصانِ خدا کے ذریعہ لوگوں کو خوشخبری سناتا ہے۔ کہ عنقریب ایک رسول مبعوث ہونے والا ہے۔ اس کی یہ یہ علامتیں ہونگی اور اس کے زمانہ میں دنیا کا یہ حال ہوگا تا لوگ منتظر رہیں۔ اور جب وہ موعود اپنے وقت مقررہ پر آجائے۔ تو اس کا انکار کر کے اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔

امت محمدیہ کے اولیاء کی شہادتیں

موجودہ زمانہ میں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ تو آپ کے لئے بھی اس نشان کو ظاہر فرمایا یعنے امت محمدیہ کے برگزیدہ لوگوں پر قبل از وقت آپ کے زمانہ کے حالات آپ کی بعثت کے واقعات آپ کا منصب اور اشاعت ہدایت کے تمام کوائف ظاہر فرمائے۔ اور انہوں نے ان امور کو قبل از وقوع دنیا پر ظاہر کر دیا۔ آج وہ بزرگ دنیا میں موجود نہیں۔ لیکن ان کی گواہیاں موجود ہیں۔ اور رہتی دنیا تک موجود رہیں گی۔ اور ان کی ترجمانی کا حق ادا کرتی رہینگی مگر افسوس ان لوگوں پر۔ جو دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ اور سنتے ہوئے نہیں سنتے۔

نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی

امت محمدیہ میں نعمت اللہ صاحب ایک مشہور ولی گزرے ہیں لوگوں میں ان کی ولائت اور کشوف والہامات کا بہت شہرہ تھا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے سات سو پچاس برس پہلے ایک پیشگوئی کی۔ جسے انہوں نے قصیدہ میں منظوم کر دیا آپ دہلی کے نواح کے رہنے والے تھے۔ آپ کے دیوان سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کا زمانہ ۵۶۰ھ ہجری تھا۔ آپ کے یہ تمام اشعار رسالہ اربعین فی احوال مہدیین کے ساتھ شامل ہیں ان میں آپ مسیح موعود کے زمانہ کے حالات اور آپ کی بعثت کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قدرت کردگار مے بینم ؛ حالت روزگار مے بینم

از نجوم ایں سخن نمے گویم ؛ بلکہ از کردگار مے بینم

یعنی جو کچھ میں ان اشعار میں بیان کروں گا۔ وہ منجمانہ خبریں نہیں۔ بلکہ الہامی طور پر خدائے کردگار کی طرف سے مجھے بتائی گئی ہیں ؛

غین و رے سال چوں گذشت از سال

بوالعجب کاروبار مے بینم

جب ہجری کے بارہ سو سال گزر جائیں گے۔ تو اس کے بعد مجھے اللہ تعالیٰ کے عجیب و غریب کاموں کا ظہور معلوم ہوتا ہے یعنی تیرھویں صدی کے شروع میں ہی دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا ہو جائیگا

گرد در آئینہ ضمیرِ جہاں ؛ گرد و زنگ و غبار مے بینم

تیرھویں صدی میں جو کچھ انقلابات ہوں گے۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا سے صلاحیت اور تقویٰ اٹھ جائیگا۔ فتنوں کی گرد اٹھیگی۔ گناہوں کا زنگ ترقی کریگا۔ اور کینوں کے غبار ہر طرف پھیل جائینگے

ظلمتِ ظلمِ ظالمانِ دیار ؛ بے حد و بیشمار مے بینم

ملکوں میں ظلم کا اندھیرا انتہا کو پہنچ جائیگا۔ حاکم رعیت پر بادشاہ دوسرے بادشاہ پر اور شریک شریک پر ظلم کرے گا۔ ایسے لوگ بہت کم ہوں گے۔ جو عدل و انصاف پر قائم ہوں۔

جنگ و آشوب و فتنہ و بیداد ؛ درمیان و کنار مے بینم

ہندوستان کے اندر اور اس کے باہر بڑے بڑے فتنہ و فساد اٹھیں گے۔ جنگ اور ظلم ہوگا۔

بندہ را خواجہ وش ہمے یابم ؛ خواجہ را بندہ وار مے بینم

ایسے انقلابات ظہور میں آئیں گے۔ کہ خواجہ بندہ اور بندہ خواجہ ہو جائیگا۔ امیر غریب اور غریب امیر بن جائیگا۔ حاکم محکوم اور محکوم حاکم ہو جائیگا۔

سکۂ نو زنند بر رخ زر ؛ درہمش کم عیار مے بینم

ہندوستان کی پہلی بادشاہی جاتی رہیگی۔ اور نیا سکہ چلیگا۔

بعض اشجارِ بوستانِ جہاں ؛ بے بہار و ثمار مے بینم

اس زمانہ میں قحط بھی پڑیں گے۔ اور باغات کو پھل کم لگیں گے

بعثت مسیح موعود کی خوشخبری

زمانہ کی یہ دردناک حالت بیان کرنے کے بعد آپ خوشخبری کے رنگ میں فرماتے ہیں :-

غم مخور زانکہ من دریں تشویش ؛ خرمی وصلِ یار مے بینم

اس تشویش اور فتنہ کے زمانہ میں جو تیرھویں صدی کا زمانہ ہے غم نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ وصل یار کی خوشی بھی ان فتنوں کے ساتھ آئے گی یعنی جس وقت یہ تمام فتن اپنے کمال کو پہنچ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش زن ہوگی اور وہ اپنے مخلص بندوں کیلئے ان سے محفوظ رکھنے کا سامان پیدا کر دے گا

چوں زمستانِ بے چمن بگذشت ؛ شمس خوش بہار مے بینم

جب زمستان بے چمن گزر جائیگا یعنی تیرھویں صدی کا موسم خزاں جاتا رہیگا۔ تو چودھویں صدی کے سر پر آفتاب بہار نکلیگا۔

دور او چوں شود تمام بکام ؛ پسرش یادگار مے بینم

جب اس شمس ہدایت کا دور کامیابی کے ساتھ ختم ہو جائیگا تو اس کے بعد اس کا لڑکا اس کا قائم مقام ہوگا

بندگانِ جنابِ حضرتِ او ؛ سربسر تاجدار مے بینم

اللہ تعالیٰ کے حضور یہ مقدر ہے۔ کہ بالآخر امراء اور بادشاہ اس کے معتقد ہو جائیں گے۔ اور اس کی نسبت ارادت پیدا کر نا بعضوں کے لئے دنیوی اقبال اور تاجداری کا موجب بھی ہو گا۔

گلشن شرع را ہے بوئم ❊ گل ودیں را بہارے بینم

اس کے وجود سے شریعت تازہ ہو جائے گی۔ اور دین کے شگوفوں کو پھل لگیں گے ❊

تا چہل سال اے برادر من ❊ دور آں شہسوارے بینم

اس روز سے جو وہ اپنے تئیں ملہم اور امام ہو کر ظاہر کریگا چالیس برس تک دنیا میں اشاعت ہدایت کے فرائض سرانجام دیگا

عاصیاں از امام معصوم ❊ خجل و شرمسارے بینم

اس امام کے مخالف اور نافرمان لوگ بھی ہوں گے جن کے لئے آخر خجالت اور شرمساری مقدر ہے

ید بیضا کہ با او تابندہ ❊ باز با ذوالفقارے بینم

اس کا روشن ہاتھ جو اتمام حجت کے لئے تلوار کی طرح چمکتا ہے۔ میں اسے ذوالفقار کی مانند خیال کرتا ہوں۔ یعنی اس کا چمکنے والا ہاتھ وہ کام کرے گا۔ جو پہلے زمانہ میں ذوالفقار کیا کرتی تھی۔

غازی دوستدار دشمن کش ❊ ہمدم و یار غارے بینم

وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک غازی ہے۔ دوستوں کو بچانے والا اور دشمنوں کو تباہ کرنے والا

صورت و سیرتش چو پیغمبر ❊ علم و حلمش شعارے بینم

ظاہر و باطن اس کا نبی کی طرح ہو گا۔ اور علم و حلم اسکا شعار ہو گا

زینت شرع و رونق اسلام ❊ محکم و استوارے بینم

اس کے آنے سے شرع کو آرائش ہو گی۔ اسلام رونق پر آجائیگا۔ اور دین محمدی محکم اور استوار ہو جائیگا۔

ا ح م د دال مے خوانم ❊ نام آں نامدارے بینم

مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس برگزیدہ انسان کا نام احمد ہے۔

دین و دنیا از و شود معمور ❊ خلق زو بختیارے بینم

اس کے آنے سے اسلام کے دن پھر جائیں گے۔ دین کو ترقی ہو گی۔ اور دنیا کو بھی

بادشاہ تمام ہفت اقلیم ❊ شاہ عالی تبارے بینم

مجھے کشفی نگاہ میں ہفت اقلیم کا بادشاہ اور شاہ عالی خاندان نظر آتا ہے۔

مہدی وقت و عیسیٰ دوراں
ہر دو را شہسوارے بینم

وہ مہدی ہو گا۔ اور عیسیٰ بھی۔ ان دونوں صفات کا وہ حامل ہو گا۔ اور یہی اس کا دعویٰ ہو گا ❊

پیشگوئی پر اجمالی نظر

ان اشعار پر غور کرنے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت جس وضاحت اور عجیب طریق سے ظاہر ہوتی ہے۔ وہ نہایت ہی ایمان افروز ہے حضرت نعمت اللہ صاحب ولی نے پہلے زمانہ کی حالت بیان فرمائی۔ یہ بعینہٖ وہی حالت ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے قبل ہو چکی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ گناہوں کی کثرت ہو جائیگی۔ جنگ و جدال شروع ہوں گے۔ ایسے ایسے انقلابات آئیں گے۔ کہ بادشاہ فقیر اور فقیر بادشاہ ہو جائیں گے۔ اور یہ کہ ہندوستان سے پہلی سلطنت کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اور اس زمانہ میں کوئی اور حکومت ہو گی۔ آپ نے پھر یہ بھی خبر دی۔ کہ ایسی تاریکی کے عالم میں ایک آفتاب نکلیگا۔ اور ہندوستان میں نکلیگا جو لوگوں کو اپنی کرنوں سے منور کر دے گا۔ یہ بھی خبر دی۔ کہ اس موعود کا نام احمد ہو گا۔ اس کے آنے سے دین ترقی کرے گا۔ وہ مہدی ہو گا۔ اور عیسیٰ بھی۔ اور اپنے ظاہر و باطن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بروز ہو گا۔ پھر یہ بھی بتلایا۔ کہ آپ کے بعد آپ کا ایک بیٹا جانشین ہو گا۔ یہ سب کی سب باتیں پوری ہو چکی ہیں۔ ہم مخالفوں سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ اگر نعمت اللہ صاحب ولی اور انکی پیشگوئیوں کے مصداق حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں تو اور کون ہے۔ دنیا میں تلاش کر کے دیکھو۔ سوائے آپ کے اور کوئی شخص ایسا نہیں جس پر یہ تمام علامات پوری اترتی ہوں پس آپ کی صداقت ثابت اور آپ کی حقانیت بالکل واضح ہے۔

میاں گلاب شاہ مجذوب کی پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ایک اور شہادت میاں گلاب شاہ مجذوب کی ہے۔ جو میاں کریم بخش صاحب لدھیانوی نے ۱۸۹۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں تحریر کی۔ جو یہ ہے:-

"میرے گاؤں جمال پور میں جو ضلع لدھیانہ میں واقع ہے ایک بزرگ مجذوب باخدا آدمی تھے۔ جن کا نام گلاب شاہ تھا۔ میں ان کی صحبت میں اکثر رہتا۔ اور ان سے فیض حاصل کرتا تھا۔ اور اگرچہ میں مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوا تھا۔ اور مسلمان کہلاتا تھا لیکن میں اس امر کے اظہار سے رہ نہیں سکتا۔ کہ درحقیقت انہوں نے ہی مجھے طریق اسلام سکھایا۔ اور توحید کی صاف اور پاک راہ پر میرا قدم جمایا۔ اس بزرگ درویش نے ایک دفعہ میرے پاس بیان کیا۔ کہ عیسیٰ جوان ہو گیا ہے۔ اور لدھیانہ میں آویگا۔ اور قرآن کی غلطیاں نکالیگا۔ اور فیصلہ قرآن کے ساتھ کرے گا۔ اور مولوی انکار کریں گے۔ اور پھر فرمایا۔ کہ مولوی لوگ سخت انکار کریں گے۔ میں نے ان سے پوچھا۔ کہ قرآن تو خدا کا کلام ہے۔ کیا اس میں بھی غلطیاں ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ تفسیروں پر تفسیریں بن گئیں۔ اور شاعری زبان پھیل گئی۔ اس لئے غلطیاں پڑ گئیں۔ (یعنی مبالغہ پر مبالغہ کر کے حقیقتوں کو چھپایا گیا۔ جیسے شاعر چھپاتے ہیں) جیسے جب آئیگا۔ تو ان سب غلطیوں کو نکالے گا۔ اور فیصلہ قرآن سے کرے گا۔ پھر کہا۔ کہ فیصلہ قرآن پر کرے گا۔ اس پر میں نے کہا۔ کہ مولوی تو قرآن کے وارث ہیں۔ وہ کیوں انکار کریں گے تب انہوں نے جواب دیا۔ کہ مولوی سخت انکار کریں گے۔ پھر میں نے بات کو دہرا کر کہا۔ کہ مولوی کیوں انکار کریں گے۔ وہ تو وارث قرآن ہیں۔ اس پر وہ بہت طیش میں آکر اور ناراض ہو کر بولے کہ تو دیکھے گا۔ کہ اس وقت مولویوں کا کیا حال ہو گا۔ وہ سخت انکار کریں گے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا۔ کہ عیسیٰ جوان تو ہو گیا ہے مگر وہ کہاں ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ بیچ قادیان کے۔ تب میں نے کہا کہ قادیان تو لدھیانہ سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے۔ اس جگہ عیسیٰ کہاں ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ وہ قادیان بٹالہ کے پاس ہے۔ اس جگہ عیسیٰ ہے۔ اور جب انہوں نے یہ فرمایا۔ کہ عیسیٰ قادیان میں ہے۔ اور اب جوان ہو گیا۔ تو میں نے انکار کی راہ سے ان کو کہا۔ کہ عیسیٰ مریم کا بیٹا آسمان پر زندہ موجود ہے۔ اور خانہ کعبہ میں اترے گا یہ کون عیسیٰ ہے۔ جو قادیان میں ہے۔ اور جوان ہو گیا۔ اس کے جواب میں وہ بڑی نرمی اور سلوک کے ساتھ بولے اور فرمایا۔ کہ وہ جو بیٹا مریم کا جو نبی تھا مر گیا ہے۔ وہ پھر نہیں آئیگا۔ اور میں نے اچھی طرح تحقیق کیا ہے۔ کہ عیسیٰ بیٹا مریم کا مر گیا ہے۔ وہ پھر نہیں آ ئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بادشاہ کہا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ جھوٹ نہیں کہتا۔ پھر انہوں نے تین مرتبہ خود بخود کہا۔ کہ وہ عیسیٰ جو آنے والا ہے۔ اس کا نام غلام احمد ہے۔ اور میں نے اگرچہ بہت سی پیشگوئیاں گلاب شاہ کی پوری ہوتی دیکھی ہیں۔ لیکن اس پیشگوئی کے باب میں کہ آنے والا عیسیٰ قادیان میں ہے۔ اور اس کا نام غلام احمد ہے۔ ہمیشہ میں گلاب شاہ کا مخالف ہی رہا جب تک کہ اس کو پورا ہوتے دیکھ لیا۔"

"انہوں نے مجھے یہ بھی کہا تھا۔ کہ جب عیسیٰ لدھیانہ میں آئے گا۔ تو ایک سخت کال پڑے گا۔ جیسا کہ میں نے بچشم خود دیکھ لیا۔ کہ جب اس دعویٰ کے بعد مرزا صاحب لدھیانہ میں آئے۔ تو حقیقت میں سخت کال لدھیانہ میں پڑا۔ غرض اس بزرگ نے قریباً تیس یا اکتیس برس پہلے مجھ کو یہ خبریں دیں جو آج ظہور میں آئیں۔ اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کہ وہ سب باتیں پوری ہو گئیں۔ جو گلاب شاہ نے آج سے تیس یا اکتیس برس پہلے مجھ کو کہی تھیں" (نشان آسمانی)

یہ بیان ہر قسم کے جھوٹ سے منزہ اور مبالغہ سے مبرا ہے۔ حقیقت پسند اصحاب کو چاہیئے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر غور کریں ❊

تمدن اسلام

غیبت کی ممانعت

اسلام کا مطمح نظر

اسلام نے ہر امر میں اس بات کو مدنظر رکھا ہے کہ دنیا میں امن و امان اور اخوت و یگانگت پیدا ہو۔ بنی نوع انسان ایک دوسرے کے ساتھ محبت و پیار سے رہیں۔ باہم جنگ و جدال۔ لڑائی جھگڑا۔ فساد بدامنی بغض و کینہ اور عداوت سے مجتنب رہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اگر لوگ اس پر عمل پیرا ہوں۔ تو دنیا کی اکثر تلخیاں اور تمدن و معاشرت کی بہت سی پیچیدگیاں اور پریشانیاں دفع ہو جائیں۔ اسلام کا مقصد چونکہ انسانوں کے لئے اس زندگی میں بھی اطمینان اور سکینت مہیا کرنا ہے۔ اس لئے ہر اس بات سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے۔ جو ناگوار امور کو پیدا کرنے والی ہو۔ اور بنی نوع انسان کے اندر محبت و الفت کو نقصان پہنچا کر فساد اور بغض و کینہ پیدا کر دے۔ ایسی باتوں میں غیبت ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔

غیبت کے معنی

غیبت کے معنی ہیں۔ کسی شخص کی پیٹھ پیچھے اس کے متعلق ایسی باتیں بیان کرنا جو اس کے لئے وجہ ملال اور باعث دل آزاری ہو سکتی ہوں۔ اگر ایک شخص میں حسب و نسب جسمانی بناوٹ۔ یا اخلاق و عادات کے لحاظ سے کوئی نقص فی الواقع موجود ہو۔ اور اس کی عدم موجودگی میں دوسروں کے سامنے بیان کیا جائے۔ تو اس کا نام غیبت ہے اگر کسی کی طرف کوئی ایسا نقص منسوب کیا جائے۔ جو واقعہ میں اس کے اندر موجود نہ ہو۔ تو یہ تہمت اور بہتان ہے جو غیبت سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ پس غیبت کے یہ معنے ہیں۔ کہ کسی شخص کے نقص اور کمزوری کو خواہ وہ کسی قسم کی ہو۔ اس کی عدم موجودگی میں دوسروں کے سامنے بیان کیا جائے۔ بعض لوگ غیبت کرتے وقت اپنے اس جرم پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ بات ہم اس کے منہ پر بھی کہنے کو تیار ہیں۔ لیکن اس سے اس کا جواز ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور غیبت کے گناہ میں کمی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ منہ پر کسی کی دل آزاری کرنا بھی نیکی کا موجب نہیں۔ بلکہ گناہ ہی ہے۔

غیبت کے نقصانات

یہ عادت ایسی ہے۔ جس سے ایک دوسرے کے خلاف جذبات تنفر و حقارت پیدا ہوتے ہیں۔ قلوب کے اندر کینہ و بغض گھر کر جاتا ہے۔ عداوت و فساد کی بنا قائم ہوتی ہے اور مستقل طور پر بدی کا بیج بویا جاتا ہے۔ اسلام نے اس بد عادت کے مضرات سے تمدن و معاشرت انسانی کو محفوظ رکھنے کے لئے سختی کے ساتھ اس کی ممانعت فرمائی ہے جب ایک شخص دوسرے کے متعلق ایسی باتیں کرتا پھریگا۔ جو اس کے لئے وجہ تذلیل و تحقیر ہوں۔ تو اس سے دوسرے کے قلب میں بھی اس کے خلاف جذبات پیدا ہونگے۔ اور یہ بھی اسکی توہین اور رسوائی کے درپے ہوگا۔ اور یہ سلسلہ جتنا زیادہ وسیع ہوتا جائیگا۔ قومی تمدن و معاشرت میں اسی قدر زیادہ بدمزگی پیدا ہوتی جائیگی۔ اور اگر اسلام ایسی خطرناک چیز سے نہ روکتا۔ تو یہ کہنا پڑتا۔ کہ اس نے مدنیت کے تمام پہلوؤں میں بنی نوع انسان کی رہنمائی نہیں کی۔

غیبت سے ذاتی نقصان

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ غیبت کرنے سے صرف یہی نہیں۔ کہ انسان دوسرے کو ذلیل کرتا ہے۔ بلکہ خود اپنے اعتماد اور وقار کو بھی نقصان پہونچاتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی صاحب عقل و فہم کے سامنے ایک شخص اپنے کسی دوست یا شناسا کی عیب جوئی کرتا ہے۔ تو وہ سمجھ لیگا۔ کہ یہ انسان قابل اعتماد نہیں۔ جس طرح یہ آج میرے سامنے دوسرے کے عیوب بیان کرتا ہے۔ اسی طرح اپنی عادت سے مجبور ہو کر کل دوسروں کے سامنے میرے خلاف باتیں بنائیگا۔ اور اس طرح غیبت کرنے والا خود اپنے آپ کو ہلکا ظاہر کرتا ہے۔ شیخ سعدی رح علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

زباں کرد شخصے بغیبت دراز بدو گفت دانندۂ سرفراز
کہ یاد کساں پیش من بد مکن مرا بدگماں در حق خود مکن

قرآن کریم کا حکم

اسلام نے اس نقص کو اس قدر اہم قرار دیا ہے۔ کہ فرمایا۔ لا یغتب بعضکم بعضا۔ ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ۔ گویا اپنے کسی بھائی کی غیبت کرنا ایسا گھناؤنا اور خلاف انسانیت فعل قرار دیا ہے۔ کہ اسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا۔ قرآنی حقائق و معارف کا بیان اس وقت ہمارے موضوع میں داخل نہیں۔ ورنہ ہم بتاتے۔ کہ اس ممانعت میں کیا کیا باریکیاں رکھی گئی ہیں۔ بہرحال اس قدر واضح ہے کہ اسلام کے نزدیک غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص اپنے مردہ بھائی کا گوشت نوچ نوچ کر کھائے اور جس طرح یہ حرکت انسانیت کے لئے نہایت ہی شرمناک ہے اسی طرح غیبت بھی ہونی چاہیئے۔ اسی طرح قرآن کریم میں اور کئی مقامات پر اس عادت بد کی ممانعت آئی ہے۔ [illegible] فرمایا۔ لا تلمزوا انفسکم۔ اور دیگر [illegible]

احادیث میں ممانعت

احادیث میں تو نہایت کثرت کے ساتھ اس کی مذمت موجود ہے در منثور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول درج ہے۔ کہ الغیبۃ اشد من الزنا۔ یعنی غیبت زنا سے بھی زیادہ سنگین جرم سمجھنا چاہیئے۔ حضرت ابو امامہ باہلیؓ نے کتاب الترغیب والترہیب میں لکھا ہے۔ کہ ان العبد لیعطی کتابہ یوم القیامۃ فیری فیہ حسنات لم یکن عملھا۔ فیقول یا رب انی لی ھذا۔ فیقال لہ ھذا بما اغتابک الناس و انت لا تشعر۔ یعنی قیامت کے روز جب اعمال نامے دئے جائینگے تو بعض لوگ ان میں بعض ایسی نیکیاں پائیں گے۔ جو انہوں نے نہیں کیں۔ وہ خدا تعالیٰ سے پوچھینگے کہ ہم نے تو یہ نیکیاں نہیں کیں تو انہیں بتایا جائیگا۔ کہ یہ وہ نیکیاں ہیں۔ جو تمہاری غیبت کرنیوالوں کے اعمال نامے سے منتقل کرکے تمہارے نام لکھدی گئیں۔ نزہۃ المجالس میں آتا ہے کہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہوا۔ کہ فلاں شخص نے میری غیبت کی ہے۔ تو انہوں نے اس کے پاس ہدیہ بھجوایا۔ اور کہلا بھیجا۔ کہ چونکہ تم نے خود ہی اپنی نیکیاں مجھے دیدی ہیں۔ اس لئے میں بطور اظہار تشکر یہ ہدیہ ارسال کرتا ہوں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص نصیحت

حضرت سفیان بن جابرؓ نے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔ ان تلقی اخاک ببشر حسن فان ادبر فلا تغتابہ۔ یعنی جب کسی اپنے بھائی سے ملو۔ تو خندہ پیشانی سے ملو۔ اور اسکی غیبت نہ کرو۔ پھر فرمایا۔ من ستر علی مومن عورتہ ستر اللہ عورتہ یوم القیامۃ یعنی جو شخص اپنے بھائی کے عیوب کو چھپاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیوب کو چھپائیگا۔ اسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لا یغتب بعضکم بعضا فتھلکوا۔ یعنی کوئی شخص کسی کی غیبت نہ کرے۔ ورنہ ہلاک ہو جائیگا۔ غرضیکہ اس قسم کی متعدد احادیث موجود ہیں جن میں غیبت کی سخت ترین ممانعت ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس بد ترین قسم کے عیب سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔

مسلمانوں کی افسوسناک حالت

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج کل یہ مرض نہایت عام ہو رہا ہے اور بڑے بڑے شرفاء بھی اس عادت بد میں بہت بری طرح مبتلا نظر آتے ہیں۔ حتیٰ کہ دیکھا گیا ہے۔ مساجد میں بھی جو خالص عبادت الٰہی اور ذکر الٰہی کے لئے وقف ہونی چاہئیں اس سے اجتناب نہیں کیا جاتا۔ اگر [illegible] لوگ اس مرض میں مبتلا ہوں۔ تو اور بات ہے

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام

انگلستان

مولوی فتح محمد یار صاحب مبلغ لکھتے ہیں :۔

اتوار کے دن امام صاحب مسجد باقاعدہ قرآن مجید کا درس دیتے ہیں۔ نیز جماعت احمدیہ کے عقائد کے ثبوت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کے دلائل نو مسلموں کو لکھائے جاتے ہیں۔ غیر مسلم مردوں اور عورتوں کو تبلیغ کی جاتی ہے۔ اسلام کے متعلق ان کے سوالات کے جوابات دئے جاتے ہیں۔ ان ایام میں امام صاحب نے ایک ہندوستانی طالب علم کا نکاح بھی پڑھا۔ متفرق طور پر ملاقاتیں کیں۔ اور بعض کو سبقاً قرآن مجید کے پڑھاتے رہے۔ ہائیڈ پارک میں خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت پر لیکچر دیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت بائیبل سے ثابت کی۔ کئی حوالے بائیبل سے پڑھ کر سنائے۔ لیکچر کے ختم ہونے پر سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ جس پر دو یہودیوں اور ایک عیسائی نے اعتراضات کئے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ اس کے بعد تبلیغ کا سلسلہ متفرق طور پر جاری رہا۔

امریکہ

مولوی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی۔ ایم۔ اے۔ مبلغ اسلام کے جو خطوط امریکہ سے پہنچے ہیں۔ ان میں لکھتے ہیں :

انڈیانا پولس میں ان ایام میں ۵ گورے اہل اسلام ہوئے Fellowship of faiths میں جلسہ ہوا جس میں ۔۔۔ کے مجمع میں لیکچر دیا۔ اور مندرجہ ذیل مضامین پر روشنی ڈالی گئی۔ انسان اشرف المخلوقات ہے صفات الٰہیہ کا مظہر ہے۔ لا انتہا ترقی کے لئے پیدا کیا گیا۔ انسان ملائکہ سے بھی افضل ہے۔ تمام کائنات عالم کو انسان کی خدمت کے لئے اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا۔ حاضرین جلسہ تقریر سے محظوظ ہوئے۔ اور بعض نے ان کا خطوط کے ذریعہ شکریہ ادا کیا ؛

صوفی صاحب موصوف نے شکاگو میں کچھ دن مقیم رہ کر وہاں کی جماعت کی تربیت کی۔ امریکہ میں آٹھ مقامات میں باقاعدہ جماعتہائے احمدیہ قائم ہیں۔ پانچ براہ راست صوفی صاحب کے زیر نگرانی ہیں۔ دو مسٹر محمد یوسف خان صاحب اور ایک مسٹر نذیر احمد کے ماتحت ہے۔ علاوہ ازیں بارہ مختلف شہروں میں احمدی پائے جاتے ہیں ؛

افریقہ

لیگوس سے پانچ کس سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے فارم بیعت ہمراہ رپورٹ پہنچ گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔ وہاں کا دار التبلیغ تن دہی سے اشاعت حق میں مشغول ہے۔ ایک سیرین نے یہاں کے ایک اخبار میں جماعت کے متعلق پر از شرارت مضمون شائع کرایا۔ جس کا جواب مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ نے فوراً اخبار مذکور میں پہنچا دیا۔ اس جواب کو بصورت پمفلٹ بھی چھپوا کر تقسیم کرانے کا ارادہ ہے۔ یہاں کی جماعت کے پریذیڈنٹ مسٹر ساکا قبو سخت بیمار تھے۔ اور ان کی بیماری مخالفین کے لئے خوشی کا باعث ہو رہی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنے خاص فضل سے صحت عطا کی

سالٹ پانڈ۔ کیتھولک مشن کے ساتھ تحریری مباحثہ جاری ہے۔ مشن کے دو ماہوار رسالے ہیں۔ ہمارے احباب مقامی اخبارات میں اپنے جوابات چھپواتے ہیں۔ مدرسہ میں ۱۳۸ طالب علم ہیں۔ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ شمالی اضلاع کے جملہ سرکاری سکول پادریوں کے حوالے کر دیئے جائیں۔ مولوی نذیر احمد صاحب نے چیف کمشنر اور ڈائرکٹر تعلیم کو لکھا ہے۔ کہ کچھ سکول ہمارے سپرد کئے جائیں۔

فلسطین

جماعت حیفا نے ایک ٹریکٹ جس میں یہود کو دعوت اسلام دی گئی تھی شائع کیا۔ غیر احمدی صاحبان نے اسے بہت پسند کیا۔ گذشتہ ہفتہ ایک شیخ کبابیر میں گفتگو کے لئے آیا۔ اور اچھا اثر لے کر گیا۔ کبابیر میں السید عبد القادر احمدی کو گورنمنٹ نے نمبردار مقرر کیا ہے۔

دوسرے ہفتہ دار التبلیغ میں چھ مسیحی اور چار غیر احمدی آئے۔ انہیں تبلیغ کی گئی۔ احمدیہ لٹریچر دیا گیا۔ ایک مسیحی انجمن کے ادبی جلسہ میں احمدی مبلغ شریک ہوا۔ جماعت کے دیگر احباب نے بیس افراد کو تبلیغ کی۔ کبابیر میں ایک شیخ سے جن کے ہمراہ ۵ اور علماء تھے۔ مباحثہ کیا گیا جس میں اللہ تعالےٰ نے احمدی مبلغ کو کھلی کھلی کامیابی بخشی۔ غیر احمدی شیخ نے اپنے مناظر کی شکست کا اعتراف کیا۔

مارشس

تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ گو ایسی جیسی نہیں جیسا کہ چاہیئے تھا۔ مخالفانہ کوششوں کا سد باب کیا گیا۔ ایک نوجوان نے بیعت کی۔ ایک غیر احمدی با اثر شخص نے اپنے عالم کو بلا کر مباحثہ کرایا اللہ تعالےٰ نے احمدی مبلغ کو غلبہ دیا۔

ایران

ہمارے اعزازی مبلغ مرزا برکت علی خان صاحب کی ایک بہائی مبلغ آقائے اشراق خاوری سے بحث ہوئی۔ اور یہ ثابت کیا گیا۔ کہ حسب بیان بہاء اللہ قرآن شریف کی شریعت منسوخ نہیں۔ اور شریعت بہائیہ پر جو کہ ناسخ قرآن شریف بیان کی جاتی ہے۔ کہیں عمل نہیں ہوتا۔ حالانکہ نصف صدی سے زیادہ عرصہ اس کے نزول کا بیان کیا جاتا ہے۔ عام طور پر اس کو شائع بھی نہیں کیا جاتا۔ اور جو قوانین معلوم ہوئے ہیں۔ وہ بالکل ناقص ہیں ازاں بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو ثابت کیا گیا۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

تبلیغی تنظیم کے متعلق اعلان

تبلیغی تنظیم کے سلسلہ میں جہاں جہاں نائب مہتمم تبلیغ کے عہدے کا انتخاب ہو چکا ہے۔ وہی نائب مہتمم تبلیغ ضلع نظارت دعوۃ و تبلیغ کے سامنے سارے ضلع کی تبلیغ کا ذمہ وار ہے۔ اور ڈسٹرکٹ سکرٹری تبلیغ نائب مہتمم تبلیغ ضلع کے ماتحت یہ ایک عہدہ رکھا گیا ہے۔ اور اس کا ایک بازو ہے ڈسٹرکٹ سکرٹری تبلیغ کا کام نائب مہتمم تبلیغ کے کام میں مدد کرنا ہوگا (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

دھرمکوٹ رندھاوا میں جلسہ

دھرمکوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور میں ۱۶-۱۷ جولائی ۱۹۳۲ء کو جلسہ ہے۔ دو مبلغ مرکز سے جائیں گے۔ انصار اللہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے کوشش کریں

ڈیرہ بابا نانک میں جلسہ

۱۸-۱۹ جولائی ۱۹۳۲ء کو ڈیرہ بابا نانک میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ ہے۔ ارد گرد کے تمام انصار اللہ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں ؛ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے وظیفہ یاب طلباء

اس سال ذیل کے تین لڑکوں نے جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طالب علم ہیں۔ سرکاری طور پر مڈل کا وظیفہ حاصل کیا ہے ؛

(۱) شیخ منظور الٰہی پسر شیخ غلام احمد صاحب واعظ
(۲) محمد شریف پسر منشی نور محمد صاحب
(۳) احسان اللہ پسر چودہری عبد اللہ خان صاحب

(خاکسار محمد دین ہیڈ ماسٹر)

میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کشمیر میں مسلمانوں کی حق تلفیاں

کرنل ہیگو افسر سول میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کے دفتر میں ۵ کلرک ہیں۔ اور ۵ ہی ہندو ہیں۔ جموں و کشمیر کے اعلیٰ میڈیکل افسروں کے دفاتر میں ۲۲ کلرک ہیں۔ اور ۲۲ ہی ہندو ہیں کرنل ہیگو نے اس وقت تک جن چھ آدمیوں کو سرکاری خرچ پر میڈیکل تعلیم حاصل کرنے کے لئے ولایت بھیجا۔ وہ سارے کے سارے ہندو ہی ہیں۔ ان میں ایک شام لال کول سب اسسٹنٹ سرجن تھا۔ اس کو وہاں بھیج کر سات سو روپیہ ماہوار پر سپیریہ ہیڈ آف سٹاف بنایا۔ اور ایک دوسرے ہندو لالہ برکت رام پر ریاست کا تقریباً پچاس ہزار روپیہ خرچ کرایا۔ اور واپسی پر اس کو زیادہ سے زیادہ تنخواہ دی حالانکہ اس کو سرکاری خرچ پر تعلیم دی گئی تھی۔ تو کم سے کم تنخواہ دی جانی چاہئیے تھی۔ اور اس طرح سے اس رقم پر دو ڈاکٹر رکھے جا سکتے تھے۔ کرنل ہیگو نے جن دوسرے ڈاکٹروں کے لئے ولایت کی تعلیم کی سہولتیں پیدا کیں۔ وہ سارے کے سارے ہندو ہیں۔ جن کی تعداد چار سے کسی طرح کم نہیں کرنل ہیگو نے اس وقت تک ۲۵ آدمی سرکاری خرچ پر پڑھنے کے لئے لاہور میڈیکل کالج میں بھجوائے ہیں۔ جن میں ایک بھی مسلمان ایسا نہیں جس کو انتظار کرائے بغیر شروع سال سے وظیفہ دیا گیا ہو۔ سارے کے سارے ہندو سرکاری خرچ پر تعلیم حاصل کرتے رہے۔ مگر مسلمانوں کی کافی تعداد ایسی ہے۔ جنہوں نے یا تو بالکل اپنے خرچ پر تعلیم حاصل کی۔ یا اشک شوئی کے لئے دو تین سال کے بعد ان کو وظیفہ دیا گیا پھر بھی ایسے مسلمانوں کی تعداد سات سے کسی صورت میں زیادہ نہیں

مسلمان ڈاکٹروں کی درگت

کرنل ہیگو کی ہندو پروری کی ادنیٰ مثال یہ ہے۔ کہ وہ غیر ریاستی ہندو کو تو مستقل کرانے اور بھرتی کرانے کے لئے مہاراجہ بہادر کے خاص احکام حاصل کر لیتا ہے۔ اور مسلمان باشندگان ریاست کو نوکری سے علیحدہ کرنے کے لئے عجیب عجیب بہانے ڈھونڈتا ہے۔ اول الذکر کے لئے ڈاکٹر میلا رام چھابڑا۔ اور مؤخر الذکر کے لئے ڈاکٹر غلام محی الدین ڈاکٹر قریشی اور ڈاکٹر عنایت اللہ کا نام لینا کافی ہوگا۔ ڈاکٹر قریشی اور ڈاکٹر عنایت اللہ نے شروع سے لے کر آخیر تک اپنے اخراجات پر تعلیم حاصل کی۔ حالانکہ ڈاکٹر قریشی کے لئے نواب مولا بخش صاحب ہوم ممبر نے خاص طور پر وظیفہ دئے جانے کا حکم صادر فرمایا تھا۔ کیونکہ ڈاکٹر مذکور علاقہ پہاڑ اور کشمیر میں سے پہلا اور تن تنہا مسلمان تھا۔ لیکن کرنل ہیگو کے دفتر کی مہربانی سے اسے محروم رکھا گیا۔

ہسپتالوں میں مسلمان ڈاکٹر کوئی نہیں

اس وقت ریاست جموں و کشمیر میں دو بڑے ہسپتال ہیں ایک سری نگر میں اور ایک جموں میں مگر ان دونوں ہسپتالوں سے ایک میں بھی نہ تو چیف ہی کوئی مسلمان ہے۔ اور نہ اسسٹنٹ سرجن۔ بیرونی اور اندرونی مریضوں کے لئے کوئی مسلمان ڈاکٹر یا اسسٹنٹ سرجن نہیں لگایا گیا۔ یہ غالباً دو امور کو مدنظر رکھ کر کیا گیا ہے کہ نہ تو مسلمان مریضوں کی دلجوئی اور ان کا علاج خاطر خواہ ہو سکے۔ اور نہ مسلمان ڈاکٹر مرکزی جگہ میں رہ کر واقفیت رسوخ اور اپنے لئے پریکٹس کا میدان پیدا کر سکے۔ اور نہ ان تعلیمی فوائد سے جو ایسے مرکز میں رہ کر کسی کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ متمتع ہو سکے۔

کرنل ہیگو نے اپنی ملازمت کے دوران میں انیس اسسٹنٹ سرجن سول اور ملٹری میں وقتاً فوقتاً بھرتی کئے ہیں جن میں سے صرف تین مسلمان ہیں۔ اور باقی ۱۶ ہندو بدقسمتی سے اس کی غیر حاضری میں دو مسلمانوں یعنی وزیر احمد قریشی اور غلام محی الدین کو مسلمانوں کے شور مچانے پر گورنمنٹ نے نوکری دیدی اور ڈاکٹر قریشی کے تقرر کو کابینہ وزارت نے مسلمانوں پر احسان کے طور پر ظاہر کیا۔ اور اس کو مستقل کیا گیا۔ مگر اب کرنل ہیگو ان دونوں کو باہر نکالنے کے درپے ہے۔ اور ڈاکٹر قریشی کو نکالنے کیلئے اس کا دفتر عجیب و غریب چالیں چل رہا ہے۔

ہندو ڈاکٹروں پر خاص نوازش

ہندو ڈاکٹروں کو کرنل ہیگو نے سرکاری خرچ پر پڑھا کر پوری تنخواہ اور بعض حالات میں زیادہ سے زیادہ تنخواہ دی ہے لیکن اگر کوئی مسلمان اس کے پاس جاتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔ کہ ستر روپیے کی سب اسسٹنٹ سرجنی منظور کر لو۔ حالانکہ یہی شخص ایک سب اسسٹنٹ سرجن شام لال کو تو سات سو روپے کا افسر اعلیٰ بنا چکا ہے۔ اور دوسرے سب اسسٹنٹ سرجن درشن کول کو اسسٹنٹ سرجن سوا دو سو روپیہ پر مقرر کرا چکا ہے۔ اور ڈاکٹر برکت رام ڈاکٹر وشنو جی۔ ڈاکٹر کول کو ساڑھے چار سو ماہانہ۔ زیادہ سے زیادہ تنخواہ دے چکا ہے۔ ایک طرف تو اس کی یہ حالت ہے۔ اور دوسری طرف مسلمان اسسٹنٹ سرجنوں کو نکال کر ان کو کہتا ہے۔ کہ ستر روپیہ کی سب اسسٹنٹ سرجنی منظور کر لو۔

تئیس میں سے تین مسلمان

مثال کے طور پر ڈاکٹر قریشی۔ ڈاکٹر غلام محی الدین اور ڈاکٹر عنایت اللہ کے معاملہ ہی کو دیکھ لیجئے۔ اس وقت ریاست میں ۲۳ مستقل اسامیاں ہیں۔ جن پر ۲۳ مستقل ڈاکٹر متعین ہیں۔ ان میں سے صرف تین مسلمان ہیں تئیسویں اسامی پر ڈاکٹر قریشی کو مستقل طور پر لگایا گیا تھا۔ اب کرنل ہیگو ڈاکٹر قریشی کو عارضی بنا کر کسی ہندو کو اس اسامی پر مقرر کرنا چاہتا ہے۔ جس طرح اس نے سر ظفر علی صاحب سابق ہوم منسٹر کے وقت ایک ہندو کو مستقل کرانے کی کوشش کی۔ مگر انہوں نے منظور نہ کیا۔ اب کرنل ہیگو نے ان تینوں کو نوٹس دیا ہے۔ کہ اگر وہ ستر روپیہ کی سب اسسٹنٹ سرجنی منظور کریں تو ان کیلئے جگہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ان کو وہ تخفیف میں لانے کے درپے ہے اگر یہ شخص ان ڈاکٹروں کو جو سرکاری خرچ پر ولایت سے پڑھ کر آئے تھے (برکت رام۔ گوانشہ لال۔ وشنو جی۔ شام لال) زیادہ سے زیادہ تنخواہ نہ دیتا تو کم از کم دو اور ڈاکٹر رکھے جا سکتے تھے۔ مگر اس نے ہندوؤں کا گھر بھرنے اور مسلمانوں کو محروم کرنے کا عزم صمیم کر رکھا ہے۔ خدا اس محکمہ کی حالت پر غور فرمایا جائے اور تو اور مسلمان چپڑاسی تک اس نے اپنے محکموں میں رکھنے پسند نہیں کئے۔

ان حالات کیا مہاراجہ بہادر کا یہ فرض نہیں۔ کہ ایسے شخص کو جو ریاست کی آمدنی میں سے ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ ہضم کر جاتا ہے اور اس سے کوئی خاص پروفیشنل فائدہ پبلک کو نہیں پہنچتا۔ نوکری سے علیحدہ کر کے کسی مسلمان کو کم تنخواہ پر مقرر کریں۔ اور مسلمانوں کی حق تلفی کی تلافی کرتے ہوئے ریاست کا روپیہ کو یوں ضائع ہونے سے بچائیں۔

محکمہ کے افسوسناک اعداد و شمار

سرسری نظر سے ذرا مندرجہ ذیل فہرست پر غور فرمائیے۔ مفصل فہرست عملہ مستقل سول میڈیکل ڈیپارٹمنٹ ریاست جموں و کشمیر جو کرنل ہیگو کے ماتحت ہے۔

	کل	غیر مسلمان	مسلمان
سپیریئر سٹاف ہیڈز	۷	۷	x
اسسٹنٹ سرجن	۲۳	۱۹	۴
سب اسسٹنٹ سرجن	۹۵	۹۰	۵
سرجیکل اسسٹنٹ	۲	۲	x
لیبارٹری اسسٹنٹ	۴	۴	x
کمپونڈر	۱۸۵	آ۴۲	۱۶
کلرک دفتر کرنل ہیگو	۵	۵	x
سٹاف سپرافسر	۲۲	۲۲	:
ویکسی نیشن سٹاف	۱۶	۱۲	۴

ریاست جموں و کشمیر کے حالات

ضلع میرپور کے مسلمانوں کی نازک حالت

مسلمانان ریاست ایک لمبے عرصے سے جن مصائب میں مبتلا ہیں۔ ان سے دنیا واقف ہے۔ ایام شورش میں ہمارے ہندو بھائیوں نے دانستہ اپنے گھروں کو ویرانہ چھوڑ کر کسی منظم سازش کے تحت شورش کے اسباب پیدا کئے۔ اور غریب مسلمانوں کو اس کا بانی مبانی قرار دیتے ہوئے اس میں دھکیل کر ڈوگرہ حکومت کے ہاتھوں وہ درگت کرائی۔ کہ الامان والحفیظ۔ کوٹلی۔ سوہانہ راجوری۔ سرپاہ۔ سماہنی میں گولیوں سے صدہا مسلمان جاں بحق ہوئے تحصیل بھمبر میں موضع سماہنی اور علاقہ سماہنی میں جتنے انسانیت سوز مظالم ہوئے تاریخ میں ایک خونی داستان سمجھے جائیں گے۔

علاقہ سماہنی میں بھورام ہیڈ کنسٹیبل نے مستورہ عصمت شعار گھروں میں بیٹھی ہوئی مسلمان عورتوں پر انسانیت سوز مظالم توڑے۔ یہ سرکاری ریکارڈ میں آگیا ہے۔ کہ صرف علاقہ سماہنی میں ایک درجن کے قریب زنا بالجبر کے واقعات ہوئے۔ سرپاہ اور سماہنی میں گولیوں کی بوچھاڑ سے مسلمانوں کو ہلاک کیا گیا۔ اسی طرح اس شورش میں جسقدر مسلمانوں کا نقصان ہوا ہندوؤں کا اس کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ جوں جوں زمانہ گزر رہا ہے ہندوؤں کی چالاکیاں اور فریب کاریاں ظاہر ہو رہی ہیں ہندو خود بخود مکانات کو چھوڑ اور نقد و زیورات خود لے کر یا اندر کی تہ زمین میں محفوظ دفن کر کے چلے گئے۔ جاتے ہوئے مکانات کو خود بخود نذر آتش کیوں کیا۔ اس حقیقت کا اظہار اب ہوا۔ تہ زمین میں قیمتی مال زیورات اور نقد دفن کر دیا۔ اور مکانات کو آگ اس لئے لگائی۔ کہ جب مکانات کی چھت جل کر نیچے آجائیگی۔ تو دفینہ محفوظ ہو جائیگا۔ چنانچہ کہا جاتا ہے۔ کہ اب جبکہ ہندو واپس گھروں کو آرہے ہیں۔ تو مکانوں کی تہ زمین سے مچلے اور زیورات نکال رہے ہیں۔ غرض مسلمانوں پر بے حد ظلم کرایا۔ یہاں تک کہ غریبوں کے مددگار مسٹر لاتھم صاحب بہادر تشریف لائے۔ اور انہوں نے رسوائے عالم بھورام کو پکڑا۔ اور اس کا گرفتار ہونا تھا۔ کہ علاقہ میں یکدم سکون و امن واقعہ ہوگیا۔ ادہر سے پنجاب ایڈیشنل پولیس پہنچ گئی۔ اس کے جانبدارانہ رویہ سے غریب مسلمانوں کو ذرا سہارا ہوا۔ اور رعایا آرام کا سانس لینے لگی مگر پھر تشدد اور دارو گیر کا دور دورہ شروع ہوگیا۔ ریاست کے اندر اکثر مسلم

سکھوں کے آدمی گھومتے پکڑے گئے۔ جو پنجاب پولیس نے براہ نوشہرہ بھمبر سے باہر نکلوا دیئے۔ کئی لوگوں نے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے۔ پہاڑی جنگلوں میں غیر معمولی پوزیشن کے آدمی چھپے ہوئے دیکھے۔ سرپاہ اور بوہانی کے ہندو جاٹوں نے پناہ کے ایک راہ چلتے ترکھان کو جنگل کی گھاٹی میں پکڑا۔ اور اتنا مارا۔ کہ بیہوش کر دیا۔ اور اس کے کپڑے اتار لئے۔ اسی طرح کئی مقامات میں ہندو غیر معمولی حالت اور جوش میں مسلمانوں کو تنگ کر رہے ہیں۔ علاقہ کے بہت سے مسلمان عمال حکومت نے گرفتار کر لئے۔ اور مقدمات چلائے جا کر قید و بند میں ٹھونسے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں سے ہندوؤں کے بتائے ہوئے فرضی اور بناوٹی نقصانات کے معاوضے ہندوؤں کو دلائے جا رہے ہیں۔ انکے مکانات مفت تعمیر کرائے جا رہے ہیں۔ اس خزانے سے جو مسلم اکثریت کے خون پسینے سے بھر جاتے ہیں۔ ان ہندوؤں کو جو سرکار کو ایک کوڑی بھی دینا پسند نہیں کرتے لاکھوں روپیہ عنایت ہو رہا ہے۔ غرضیکہ حکومت ہندو نوازی کے لئے اپنی بساط سے بڑھ کر سرگرم نظر آتی ہے مگر جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ریاست میں اکثریت کے لحاظ سے مسلمان ہی ایک ایسا فرقہ ہے۔ جس کے مفاد کو ہر طرح سے فوقیت حاصل ہونی چاہیئے۔ اور ان کا خوشحال اور آباد رہنا ہی حکومت کی پختگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ لیکن آج تک حکومت نے مسلمانوں کے نقصان اور تباہی کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ ہم ارباب حکومت سے مودبانہ طریق سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کو کیوں فراموش کر رکھا ہے۔ (نامہ نگار)

ٹریبونل نوشہرہ کا جانبدارانہ رویہ

ٹریبونل کے ججوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ فریقین کے ساتھ ایک سا سلوک روا رکھیں۔ لیکن بھمبر اور نوشہرہ میں اس کے برعکس پایا گیا ہے۔ کچہری ہندوؤں سے پر رہتی ہے۔ مسلمانوں کو اندر جانے تک کی اجازت نہیں ہوتی۔ زنا بالجبر کے مقدمات میں چاہیئے۔ تو یہ کہ احتیاط سے مظلوم اور ستم رسیدہ مسلمان عورتوں کے بیانات لئے جائیں۔ لیکن یہاں یہ کیفیت ہے۔ کہ برسر اجلاس ان پر حیا سوز سوال کئے جاتے ہیں۔ مظلوم خواتین ایسے سوالوں کا جواب کب دے سکتی ہیں۔ پھر اس وقت جبکہ چاروں طرف اسے مخالف ہی مخالف نظر آتے ہوں۔ اور وہ بھی تمسخر اڑاتے ہوں۔ اس طرز سے مقدمات کو کمزور کیا جا رہا ہے۔

دوسرے گواہان کے لئے کئی قسم کی تکالیف اور روکاٹیں پیدا کی جاتی ہیں۔ چاہیئے۔ تو یہ کہ جو مقدمہ جس علاقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ اسی جگہ اس کی سماعت کی جائے۔ لیکن اس کے برعکس عمل یہ ہو رہا ہے۔ کہ مقدمات متعلقہ سماہنی جن کے لئے خصوصاً جارڈین صاحب بہادر نے حکم دیا تھا۔ کہ ان کی سماعت موضع سماہنی میں ہی کی جائے۔ لیکن ان کی سماعت نوشہرہ میں ہو رہی ہے۔ محض اس لئے کہ نوشہرہ میں خصوصاً ہندو آبادی ہے وہاں مسلمانوں کے لئے کافی تکلیفات اور روکاوٹیں پیدا کی جا سکتی ہیں۔ علاوہ اور تکالیف کے رہنے کی جگہ تک میسر نہیں آتی کھانے کا کوئی بندوبست نہیں ہو سکتا۔ گویا مسلم آزاری میں کسی طرح بھی کمی نہیں کی جاتی۔

افسوس مسلمان علاقہ ہر طرح سے تباہ و برباد کئے جا رہے ہیں لیکن کوئی پرسان حال نہیں۔ (دیکھے از مظلوماں)

میرپور کے ہندوؤں کی ترکی تمام ہوگئی

ہندوؤں نے جس زور شور اور جوش و خروش کے ساتھ ایجی ٹیشن شروع کیا تھا۔ اس سے تو یہ خیال ہوتا تھا۔ کہ وہ اس وقت تک سانس نہ لیں گے۔ جب تک ان کا بچہ بچہ جیل خانہ میں نہ چلا جائے۔ دن میں تین تین مرتبہ جلوس نکالا جاتا تھا۔ رات کے بارہ بارہ بجے تک نہایت بے ہنگم طریقہ پر کتھا کی آڑ میں اودھم مچا رکھا تھا۔ لڑکوں نے سکول میں سٹرائک کر رکھی تھی۔ عدالتوں میں وکیلوں نے پکٹنگ کرنے کے لئے اپنے نام پیش کر دیئے تھے۔ مقامی ہندو حکام جن کے ایما پر یہ سب کچھ ہو رہا تھا۔ انتہائی سہولتیں بہم پہنچا رہے تھے۔ لیکن بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ آخر کار سول برٹش آفیسر کو ہندو حکام کی اس ہندو نوازی پر شبہ ہوا۔ انہوں نے فوراً قیدیوں کو جموں جیل میں منتقل کرنے کا حکم صادر فرمایا اور شہر میں اعلان کرا دیا۔ کہ جو لڑکا کل سے سکول حاضر نہ ہوگا اس کو ہمیشہ کے لئے نکال دیا جائیگا۔ اور آئندہ کسی سکول میں داخل نہ ہو سکیگا۔ مقامی ہندو وکلاء کو بلا کر کہا۔ کہ یہ سب تمہاری شرارت ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ تمہارے لائسنس ضبط نہ کئے جائیں۔ پھر کیا تھا ہندوؤں کے کیمپ میں ابتری پھیل گئی جلوس یہ کہہ کر بند کر دیئے گئے۔ کہ کچھ دن آرام کیا جائے گا لڑکے دوسرے دن ہی سکول میں حاضر ہو گئے۔ جھٹ ہندوؤں کا ایک وفد سول برٹش افسر کے پاس حاضر ہوا۔ اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا۔ کہ مہاراج غلطی ہو گئی۔ آئندہ کے لئے معافی دیجائے اور قیدی رہا کر دیئے جائیں۔ لیکن سول برٹش افسر نے صاف کہدیا۔ کہ معافی تو درکنار ایک دن بھی سزا میں کمی نہیں ہو سکتی سنا گیا ہے۔ کہ ہندو اب گیشن سمتھ سے نا امید ہو کر جموں گئے ہیں دیکھیں نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ مہاراجہ صاحب کے آخری اعلان سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب کسی کو معافی نہیں دی جائے گی۔

(ناصر از میرپور)

بواسیر کی بے نظیر دوائی

۷ دن میں ہمیشہ کیواسطے آرام

ہماری دوائی بواسیر کو ۷ دن جو مریض بواسیر کھا لیگا ۔ ایشور چاہے تو عمر بھر اس کو بواسیر پھر تکلیف نہ دیگی ۔ پانی یا عرق سونف سے صبح و شام کھانی ہوتی ہے اور بس ۔ قیمت ۷ دن کی دوائی صرف تین روپیہ ہے ۔ جو کہ اگر آرام نہ ہووے تو واپس کر دی جاوے گی ۔ اگر کسی حالت میں کچھ کسر رہ جاوے تو لکھنے پر اور دوائی مفت بھیجی جاوے گی ۔

جلدی دوائی منگوا کر اس نامراد مرض سے نجات پائیے

(قیمت ۵۶ گولی تین روپے (۳ے))

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ "امرت دھارا" لاہور

المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشد ھالیہ ۔ لاہور

حب اطہرا

(گودھری) (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نور الدین شاہی طبیب کی ستر سالہ مجرب مشہور عالم رجسٹرڈ حب اطہرا ہی ہے ۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے تو اپنے گھر میں حب اطہرا رجسٹرڈ استعمال کرا دیں ۔ اگر آپ نے اپنی بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے ۔ تو حب اطہرا رجسٹرڈ استعمال کرا دیں ۔ اگر آپ کو اپنی بے اولادی کی پیاس بجھانی منظور ہے تو حب اطہرا رجسٹرڈ استعمال کرا دیں اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر اولاد حاصل کر چکے ہیں ۔ اٹھرا کیا ہے حمل گر جاتے ہیں ۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں ۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہیں ۔ رجسٹرڈ حب اطہرا رحم کی سب کمزوریاں دور کرتی ہے ۔ رحم کو طاقتور بناتی ہے ۔ اور بچہ رحم میں پوری طاقت حاصل کرتا ہے ۔ حب اطہرا حمل کو گرنے سے روکتی ہے ۔ اور پیدائش میں آسانی ہوتی ہے ۔ بچہ خوبصورت مضبوط ۔ تندرست ذہین پیدا ہوتا ہے ۔ بچہ اور والد کیلئے تریاق ہے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک اا تولہ ہے ۔ یکدم منگوانے پر صرف گیارہ روپیہ علاوہ محصول ۔ نصف کیلئے صرف محصول معاف

المشتہر نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

کٹ پیس کی تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

ہماری مال اور معاملہ کے متعلق ایک معزز تعلیم یافتہ

احمدی خاتون کی رائے

تحریر فرماتی ہیں ۔ کہ بحیثیت مجموعی آپ سے معاملہ کر کے میں خوش ہوئی ہوں آپ نے مال اچھا روانہ کیا ۔ آپ پر میرا پورا اعتماد ہے ۔ آئندہ کوشش کروں گی ۔ کہ کل رقم پیشگی روانہ کر دوں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔ سب سے بڑھ کر بات یہ ہے کہ آپ نے کٹ پیس کی تجارت یکصد روپیہ کی قلیل رقم سے ممکن کر دی ہے ۔ جو بہت سی غریب بہنوں کے لئے منفعت بخش ہو سکتی ہے ۔ میں بلا تامل سفارش کرتی ہوں ۔ کہ بہنوں سے جہاں تک ممکن ہو ۔ آپ سے کاروبار کر کے فائدہ اٹھائیں ۔ آپ کی اس رعایت کی مشکور رہوں ۔ کہ پورا کرایہ مجرا کر دیا ۔

قلیل سرمایہ سے تجارت کرنے والے موسم گرما کی یکصد و دو صد روپیہ کی کٹ پیس کی گانٹھیں منگوا کر فائدہ اٹھائیں چہارم رقم ہمراہ آرڈر آنی چاہیئے ۔

امریکن کمرشل کمپنی (رجسٹرڈ) بمبئی !!

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب میاں عبد المجید خان صاحب

عدالتی بہادر کپورتھلہ مورخہ ۱۹ ہاڑ ۸۹ سنہ

نرائن سنگھ جمعدار پنشنر ولد نہال سنگھ ذات جٹ سکنہ دہالیوال بیٹ تحصیل کپورتھلہ مدعی بنام فقیر سنگھ ولد سندر سنگھ ذات جٹ سکنہ دہالیوال بیٹ تحصیل کپورتھلہ مدعا علیہ

دعویٰ دلا پانے مبلغ مالعہ روپیہ اصل معہ سود بروئے بہی حساب

اشتہار

مقدمہ مندرجہ بالا میں با وصف اجرائے سمن متواتر دفعہ کے مدعا علیہ حاضر عدالت نہیں ہوا ہے ۔ اس لئے بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ فقیر سنگھ مدعا علیہ بتاریخ ۲۷ ساون ۸۹ سنہ مطابق ۱۰ اگست ۱۹۳۲ء حاضر ہو کر جواب دہی و پیروی مقدمہ کرے ۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی

تحریر ۱۹ ہاڑ ۸۹ سنہ بکرمی

مہر عدالت

سپیدہ آم

اس کے کھانے سے دل کو فرحت اور تازگی محسوس ہوتی ہے سب سے اچھا خوشبودار آم ہے ایک پارسل منگا لیجئے موسم ختم پر ہے

۱۳۲ دانہ معہ خرچ محصول ۱۲ بارہ روپیہ

نذیر برادرس فروٹ فارم ملیح آباد ضلع لکھنؤ

تلاش گمشدہ

عزیزم سید محمود احمد ولد پیر محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار بھٹہ قادیان کہیں چلا گیا ہے ۔ جس دوست کو ملے براہ مہربانی بندہ کو بذریعہ تار پتہ دیں جو خرچ ہوگا بندہ ادا کر دے گا حلیہ عمر قریباً ۲۱ سال رنگ گندمی قد درمیانہ

خاکسار

عبد الغفور خان از قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مسٹر ای ایل کرافورڈ ۔ ایس ای قائم مقام چیف انجنیر حکومت پنجاب ۷ جولائی کو واکر ہسپتال شملہ میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے ۔ پنجاب سکرٹریٹ کے دفاتر آپ کے اعزاز میں بند رہے ۔

لالہ ہرکشن لال نے لاہور ہائی کورٹ میں ایک درخواست پیش کی تھی کہ ان کی جائداد کے لئے رسیور کے حکم پر عمل درآمد ملتوی رکھا جائے ۔ عدالت نے درخواست کنندہ کے وکیل صفائی کے دلائل سننے کے بعد ہدایت کی کہ فریق ثانی کے نام نوٹس جاری کیا جائے کہ وہ ایک ڈویژن بنچ کے سامنے اس بات کی تشریح کرے کہ برطانی ہند کے باہر لالہ ہرکشن لال کی جائداد کے لئے کیونکر رسیور مقرر کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن ڈویژن بنچ کے فیصلہ تک رسیور کے تقرر کو ملتوی کرنے سے انکار کر دیا گیا ۔

اسلامی تاریخ کو بی اے کے نصاب سے خارج کر دینے کا پنجاب یونیورسٹی کی سینیٹ نے جو فیصلہ کیا تھا ۔ اس کو مسترد کرانے کے لئے سینیٹ کے اس قاعدہ کے مطابق کہ چھ ممبر کسی معاملہ کو دوبارہ بحث و تمحیص کے لئے پیش کر سکتے ہیں خلیفہ شجاع الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لاء اور دیگر پانچ مسلم ممبران نے اس فیصلہ پر دوبارہ غور کرنے کا نوٹس دیا ہے ۔

مہاراجہ صاحب بہادر جموں و کشمیر نے ایک لاکھ روپیہ کی رقم ہندوؤں کے ان مکانات کی تعمیر کے لئے منظور کی تھی جو کوٹلی بمبر اور راجوری کے فسادات میں منہدم ہو گئے تھے ۔ اب اعلان کیا گیا ہے کہ ہز ہائینس نے تحصیل میر پور کے مکانات کی از سر نو تعمیر کیلئے ۷۵ ہزار روپیہ کی منظوری دی ہے ۔

انقلاب پسند پارٹی کے تین اشخاص ۷ جولائی کو گوردا سپور میں گرفتار کئے گئے ۔ تلاشی لینے پر ان کے قبضہ سے دو بم دو پستول اور بہت سے کارتوس برآمد ہوئے ۔ پولیس نے اس جماعت کے قریباً ایک درجن ارکان کو گرفتار کر لیا ہے ۔

بمبئی گورنمنٹ گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے مزید دو ماہ کے لئے بمبئی میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے ۔ جس کے ماتحت جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت ہے ۔ یہ حکم دس جولائی کو ختم ہونے والا تھا ۔

سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیاکر کے متعلق ۸ جولائی کی اطلاع ہے کہ یہ دونوں گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی سے مستعفی ہو گئے ہیں ۔

فسادات بمبئی کے متعلق ۷ جولائی کی خبر ہے ۔ کہ اب حالت روبہ اصلاح ہے کچھ پولیس اور فوج کی وجہ سے اور کچھ بارش کے باعث حالات نے بہتر صورت اختیار کر لی ہے ۔ مقامی رہنماؤں کی تجویز تھی کہ ان فسادات کے کلی استیصال کے لئے ایک غیر فرقہ وار بورڈ مرتب کیا جائے لیکن اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا نہیں جا سکا ۔ ۷ جولائی کو بمبئی کی سی آئی ڈی نے بعض ایسے کانگرسی رضا کاروں کو گرفتار کیا ۔ جن کے متعلق شک کیا جاتا ہے کہ وہ پس پردہ ان فسادات کی آگ کو ہوا دے رہے ہیں ۔

دار العوام میں محکمہ پرواز کے انڈر سکرٹری نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا ۔ یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ یکم اکتوبر سے ایران کے موجودہ ہوائی راستہ کو بند کر دیا جائے آپ نے کہا کہ دوسرے متبادل راستہ کے اخراجات تخمیناً نو ہزار سات سو پچاس پونڈ ہونگے ۔

مقدمہ سازش لاہور کا ایک مفرور ملزم جمیل بہاری لال جس کی گذشتہ ۲ سال سے تلاش تھی ۶ جولائی کو دہلی میں گرفتار کر لیا گیا ۔ ملزم بالکل نہتہ تھا گرفتاری کے وقت اس نے کچھ مزاحمت کی مگر پولیس نے فوراً قابو پا لیا ۔

ٹریبیون کا نامہ نگار متعینہ شملہ رقمطراز ہے کہ مشاورتی کمیٹی کی رکنیت کے سلسلہ میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے جانشین کے متعلق غور ہو رہا ہے ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ چوہدری صاحب کی پارٹی کا ہی کوئی رکن ہوگا ۔ اس سلسلہ میں میاں احمد یار صاحب دولتانہ کا نام لیا جاتا ہے ۔

سٹیٹسمین کو معلوم ہوا ہے کہ کشمیر کے موجودہ ریزیڈنٹ جو گذشتہ ستمبر سے مامور تھے ۔ جا رہے ہیں آپ کی جگہ بڑودہ کے ریزیڈنٹ کرنل ایف ایم بیلی مقرر ہوئے ہیں ۔ اگست کے آغاز میں آپ چارج لینگے ۔

جموں اور سیالکوٹ کے درمیان ۸ جولائی کو رنبیر سنگھ پورہ سٹیشن پر پولیس نے سیکنڈ کلاس کے ڈبہ میں سے ایک مشتبہ نوجوان کو گرفتار کرنا چاہا ۔ مگر جونہی اسے پولیس کے ارادے کا علم ہوا ۔ وہ چلتی گاڑی سے کود پڑا ۔ اور رات کے اندھیرے میں غائب ہو گیا ۔ اس کے بستر اور سوٹ کیس سے ۲۵ کارتوس اور کچھ کاغذات برآمد ہوئے ۔

جاپانیوں اور چینیوں کے درمیان شنگھائی میں حال ہی میں جو لڑائی ہوئی تھی اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اس میں چار ہزار چینی ہلاک ہوئے تھے ۔

لاہور میں ۸ جولائی کو مختلف چوکوں سے قریباً تین سو اشخاص کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا کہ وہ بغیر روشنی کے سائیکلوں پر سوار ہو کر جا رہے تھے ۔ یا ایک سائیکل پر دو دو بیٹھے تھے ۔

کلکتہ سے ۸ جولائی کی اطلاع ہے کہ جنرل پوسٹ آفس سے ایک سو کے قریب ایسے کلرک تخفیف میں لائے گئے ہیں ۔ جن کی ملازمت چار چار پانچ پانچ سال کی تھی ۔

جمعیۃ العلماء ہند کے پانچویں ڈکٹیٹر مولوی عبد الحلیم صاحب ۹ جولائی کو نئے آرڈی ننس کی دفعہ ۱۷ کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے ۔

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں نے مولنا شفیع داؤدی کے مسلم کانفرنس کی سکرٹری شپ سے مستعفی ہونے پر اخبارات کو بیان دیا ہے کہ کانفرنس کی مجلس عاملہ کے ایک اجلاس میں جو ۸ جون کو شملہ میں منعقد ہوا ۔ محسوس کیا گیا تھا کہ حکومت ۱۳ جولائی تک فرقہ وار مسائل کا تصفیہ نہیں کر سکیگی ۔ اور جلسہ میں ہر رکن نے اس قرار داد پر اتفاق کیا تھا کہ مولانا شفیع داؤدی کو اس التوا کا اختیار دیا جائے ۔ مولانا شفیع داؤدی نے ایسا کرنے کا وعدہ کیا تھا ۔ مگر یہ امر حیرت انگیز ہے کہ انہوں نے اس وعدہ کے باوجود استعفیٰ داخل کر دیا ۔

لنڈن سے ۷ جولائی کی خبر ہے کہ فرانسیسیوں کی اعلیٰ درجہ کی آبدوز کشتی جس کا وزن ۱۳۷۹ ٹن تھا اور جس میں ۴۹ ملاح ۱۷ انجنیر اور بہت سے مزدور سوار تھے ۔ ڈیڑھ سو فٹ کی گہرائی میں غرق ہو گئی ۔

گول میز کانفرنس کے چودہ لبرل ممبر ۹ جولائی کو بمبئی میں جمع ہوئے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ چونکہ ہز میجسٹی کی حکومت کی پالیسی میں سیاسی طور پر تبدیلی رونما ہو گئی ہے اس لئے ان کے لئے ناممکن ہو گیا ہے ۔ کہ وہ اس وقت تک دستور سازی کے کام میں شرکت کر سکیں جب تک حکومت کی موجودہ پالیسی میں واضح طور پر تبدیلی نہیں ہو جاتی ۔

لاہور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ "مسلم آؤٹ لک" جو کچھ عرصہ سے بند ہو گیا تھا ۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر بہتر حالت میں شائع ہونا شروع ہو جائیگا ۔

سر سیموئیل ہور وزیر ہند نے ۸ جولائی کو لندن میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آئینی اصلاحات کے میدان میں سرعت عمل اور واضح فیصلے کے لئے ہم آج بھی اسی طرح بے تاب ہیں جس طرح اس وقت تھے جب ہم گول میز کانفرنس میں ہندوستانی نمائندوں سے پہلی دفعہ ملے تھے ۔ اور ہماری طرف سے طریق کار میں تبدیلی پیدا کرنے کا یہ مطلب نہیں ۔ کہ حکمت عملی میں بھی تبدیلی کر دی گئی ہے ۔ یا ہمیں ہندوستانی تعاون کی مزید ضرورت باقی نہیں رہی ۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آئندہ طریق کار کے متعلق کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ۔

محمد عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ۔ ایڈیٹر غلام نبی